سفرِ معراج اور عظمتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

شبِ معراج (27 رجب) کے سنتوں بھرے اجتماع میں ہونے والا

سنتوں بھرا بیان

24-April-2017

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الۡمُرۡسَلِیۡنَ ط

اَمَّا بَعۡدُ! فَاَعُوۡذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیۡطٰنِ الرَّجِیۡم ط بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡم ط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیۡكَ یَا رَسُوۡلَ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصۡحٰبِكَ یَا حَبِیۡبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیۡكَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصۡحٰبِكَ یَا نُوۡرَ اللّٰہ

نَوَیۡتُ سُنَّتَ الۡاِعۡتِکَاف (ترجمہ: میں نے سنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

جب بھی مسجد میں داخِل ہوں، یاد آنے پر نفلی اِعْتِکاف کی نِیّت فرمالیا کریں، جب تک مسجد میں رہیں گے، نفلی اِعْتِکاف کا ثواب حاصِل ہوتا رہے گا اور ضِمناً مسجد میں کھانا، پینا بھی جائز ہو جائے گا۔

دُرُود شریف کی فضیلت

حضورِ اکرم، نورِ مجسم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ دلنشین ہے: جِبریلِ امین عَلَیْہِ السَّلَام نے مجھ سے کہا: اللہ عَزَّوَجَلَّ فرماتا ہے: اے محمّد! (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کیا تم اِس بات پر راضی نہیں کہ تمہارا اُمَّتی تم پر ایک بار دُرُود بھیجے، میں اُس پر دس (10) رَحمتیں نازل کروں اور ایک بار سلام بھیجے، میں اُس پر دس (10) سلام بھیجوں۔ (1)

رَبّ کے محبوب احمدِ مختار پر لاکھوں سلام سب پکارو سیدِ ابرار پر لاکھوں سلام

(وسائلِ بخشش مرمم، ص ۶۰۱)

صَلُّوۡا عَلَی الۡحَبِیۡب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

رجب کی دُعا:

رَجَب میں یہ دُعا پڑھنا سُنّت ہے! جب رَجب کا مہینا آتا تو نبیِّ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم یہ دُعا

---

1 … مشکاۃ المصابیح، کتاب الصلوٰۃ، باب الصلاۃ علی… الخ، ۱/۱۸۹، حدیث: ۹۲۸

www.dawateislami.net

پڑھتے تھے: اَللّٰھُمَّ بَارِكْ لَنَا فِیْ رَجَبٍ وَّشَعْبَانَ وَبَلِّغْنَا رَمَضَان۔

یعنی اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! تو ہمارے لیے رَجب اور شعبان میں بَرَکتیں عطا فرما اور ہمیں رَمضان تک پہنچا۔ (اَلمُعجَمُ الاَوسَط لِلطّبَرانی ج3 ص85 حدیث 3939)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُصُولِ ثواب کی خاطِر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتے ہیں۔ فَرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم "نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ" مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عَمَل سے بہتر ہے۔[(1)]

دو مَدَنی پھول: (۱) بِغیر اَچّھی نِیَّت کے کسی بھی عَمَلِ خَیر کا ثواب نہیں مِلتا۔

(۲) جِتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں

نگاہیں نیچی کئے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گا۔ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تَعْظِیم کی خاطِر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا۔ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسرے کے لئے جگہ کُشادہ کروں گا۔ دَھکّا وغیرہ لگا تو صبر کروں گا، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا۔ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْبِ، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوْبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا۔ بَیان کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلَام و مُصَافَحَہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

---

1 ۔۔۔ معجم کبیر، سھل بن سعد الساعدی۔۔۔ الخ، ۶/۱۸۵، حدیث: ۵۹۴۲

www.dawateislami.net

عظیم وبابرکت رات

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آج 1438 سنِ ہجری کے رَجَبُ الْمُرَجَّب کی 27ویں رات ہے، اللہ تبارَک وتعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ اس نے ہمیں ایک مرتبہ پھر عظیمُ الشّان فضائل وبرکات والی یہ مُقدّس رات نصیب فرمائی۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! **آج کی رات** وہ عظیم اور جگمگاتی رات ہے کہ جس میں ہمارے آقا، حبیبِ کبریا، معراج کے دُولہا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو ایک عظیم مُعْجِزَہ عطا ہوا۔ **آج کی رات** تمام فرِشتوں کے سردار حضرتِ سیدُنا جبریلِ امین عَلَیْہِ السَّلَام آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی خدمتِ اقدس میں انتہائی تیز رفتار سُواری بُراق لے کر حاضر ہوئے، فرشتوں نے آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو دُولہا بنا دیا، نہایت احترام کے ساتھ بُراق پر سُوار کیا گیا، آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ آناً فاناً مکۂ مکرمہ سے بیتُ المقدس پہنچے، سارے نبیوں نے آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا اِستقبال کیا، آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے سارے نبیوں کی اِمامت فرمائی، **آج کی رات** آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے سارے آسمانوں کی سیر فرمائی اور اس کے عجائبات دیکھے، **آج کی رات** آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ہر ہر آسمان پر انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کو اپنی زِیارت سے نوازا، آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی تشریف آوری پر نبیوں نے مُبارکبادیاں پیش کیں، آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سِدرَۃُ الْمُنتَھٰی پہنچے، آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اُس مقام پر پہنچے کہ جس سے آگے بڑھنے کی کسی کی مجال نہیں، یہاں تک اُس مقام پر جبریلِ امین عَلَیْہِ السَّلَام نے بھی آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے معذرت کی، آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اُس مقام پر پہنچے جہاں عقل و خِرَد کی بھی رسائی نہیں، **آج کی رات** آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اِنعاماتِ اِلٰہیہ سے نوازے گئے، آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو خصوصی اِنعامات عطا ہوئے، **آج کی رات** آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو ابتداءً 50 نمازوں کا تحفہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ سے عطا ہوا، جو تخفیف کے بعد پانچ نمازوں کی صورت میں ہم پر

www.dawateislami.net

فرض کیا گیا، **آج کی رات آپ** صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے جنّت اور دوزخ کی سیر فرمائی، آج کی رات آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کا خاص قُرب حاصل کیا، آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے سر کی آنکھوں سے خالق ومالکِ کائنات عَزَّوَجَلَّ کا دِیدار کیا۔

عظمتِ مُصطفٰے بیان کرنے کا کون حق ادا کر سکتا ہے؟ بہر حال نہایت ہی توجہ اور دِلجمعی کے ساتھ سُنئے ،اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ معراج کے دُولہا، حبیبِ کبریا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی مَحبَّت دِل میں مزید اُجاگر ہو گی۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

ابنِ سکینہ کے ایک مرید کا واقعہ

شیخ شہابُ الدّین سُہر وردی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ایک حکایت نقل کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ شیخ ابنِ سکینہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا ایک سُنار (Goldsmith) مُرید تھا، ان کا کام یہ تھا کہ وہ صوفیائے کرام رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کے مُصَلّے جامع مسجد کو لے جاتے اور انہیں بچھاتے تھے، جب نمازِ جمعہ ہو جاتی تو ان مُصَلّوں کو وہ خانقاہ لے آتے۔ ایک جمعہ کو ایسا ہوا کہ انہوں نے مُصَلّوں کو جامع مسجد لے جانے کیلئے اکٹھا کر کے باندھ دیا اور دریائے دجلہ میں (جو کہ بغداد میں ہے) غسلِ جمعہ کے لئے چلے گئے، کپڑے اتار کر کنارے پر رکھ دیئے اور پانی میں غوطہ (Dive) لگایا جب سر نکالا تو انہوں نے اپنے آپ کو دجلہ میں نہیں بلکہ دوسری جگہ پایا، لوگوں سے اس جگہ کے بارے میں پوچھا تو بتایا گیا کہ یہ مصر ہے، ان کو اس (واقعے) سے بڑا تعجب ہوا اور وہ پانی سے نکل کر شہر میں آئے، ایک سُنار (Goldsmith) کی دکان کے پاس کھڑے ہوگئے ان کے جسم پر صرف ایک کپڑا تھا جو ستر چُھپانے کو کافی تھا، دکان دار (Shopkeeper) کو محسوس ہوا کہ یہ آدمی سُنار ہے لہٰذا اُس نے باتوں ہی باتوں میں پتا لگا لیا کہ یہ شخص تو اس فَن (Skill) میں

www.dawateislami.net

بہت ہی ماہر ہے، دکاندار نے ان کی عزت و تکریم کی اور اپنے گھر لے گئے، اپنی بیٹی سے اس کا نکاح کر دیا، پھر سات (7) سال میں ان کے تین (3) بچے ہوئے۔ اتفاق سے ایک دن وہ مُرید اسی پانی کے پاس سے گزرے تو نہانے کیلئے انہوں نے اس پانی میں غوطہ لگایا جب پانی سے سر نکالا تو اپنے آپ کو دریائے دجلہ کے اسی مقام پر پایا جہاں سات (7) سال پہلے انہوں نے ڈُبکی لگائی تھی اور اپنے کپڑوں کو کنارے پر اسی طرح رکھے ہوئے دیکھا جیسا انہوں نے رکھا تھا، پھر وہ کپڑوں کو پہن کر خانقاہ آئے تو مُصلّوں کو بھی اسی حال میں پایا، ان سے ان کے کسی ساتھی نے کہا: جلدی کرو کیونکہ کچھ لوگ صبح سویرے ہی جامع مسجد جاچکے ہیں، پھر وہ مُصَلّوں کو جامع مسجد لے گئے نماز پڑھی اور خانقاہ واپس ہوئے وہاں سے تعجب و حیرانی کے عالم میں گھر آئے تو بیوی نے پوچھا وہ لوگ کہاں ہیں جن کے لئے آپ نے مچھلی (Fish) بھُوننے کے لئے کہا تھا، مچھلی تیار ہو چکی ہے وہ مہمانوں کو لے کر آئے اور سب نے مچھلی (Fish) کھائی۔

پھر اپنے شیخ ابنِ سکینہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی خدمت میں حاضر ہو کر پورا واقعہ بیان کیا اور مصر کی اولاد کا بھی ذکر کیا، شیخ نے حکم دیا کہ مصر جاؤ اور اپنے بال بچوں کو لے آؤ، وہ شخص گیا اور اپنے اہل و عیال کو لے آیا۔ اس کے بعد شیخ نے پوچھا کہ کیا تمہارے دل میں کچھ وسوسہ (Evil-whisper) ہوا تھا؟ اس شخص نے کہا کہ ہاں! مجھے معراج کے بارے میں کبھی وہم ہوا تھا کہ رسولِ اکرم، نورِ مجسم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے جسمانی طور پر اتنی سی دیر میں اتنی لمبی مسافت (Long Distance) کس طرح طے کی؟ شیخ نے فرمایا کہ یہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کا کرم ہے کہ اُس نے تمہارے شک و شُبہ کو دُور فرما دیا۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سُنا آپ نے ہمارے پیارے آقا، مکی مدنی مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ

---

1 . . . تحفہ مُعراج النبی، بیان تنویر السراج فی بیان المعراج، ص۱۲۸، انباء الحی، مطلب نیف و عشرون . . . الخ، ص ۸۲

www.dawateislami.net

وَسَلَّم کے غلاموں کے غلاموں کے غلام بھی عین بیداری کے عالم میں دوپہر کے وقت بغداد کے دریائے دجلہ میں غوطہ لگاتے ہیں تو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قدرت سے مصر سے بر آمد ہوتے ہیں تو پھر حضورِ اکرم، نورِ مجسم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی عظمت و بلندیِ شان کا کیا عالم ہوگا۔ خلیفۂ اعلیٰ حضرت مَلِکُ العُلَماء حضرت علامہ مولانا ظفرُ الدّین بہاری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ حضرت سَیِّدُنا سلیمان عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے وزیر حضرت آصف بن برخیا رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ (جو کہ ولیُّ اللہ تھے) کا واقعہ قرآنِ کریم میں موجود ہے کہ آپ نے حضرت سیدنا سلیمان عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام سے عرض کی: میں ملکۂ بلقیس کا تخت آپ کے پاس آپ کے پلک جھپکنے سے پہلے حاضر کر دوں گا اور پھر ایسا ہی کیا حالانکہ بلقیس کا تخت اسّی (80) گز لمبا، اسّی (80) گز اونچا، سونے چاندی کا تھا، جس میں انتہائی وزنی اور قیمتی ہیرے جواہرات جڑے ہوئے تھے، جب اتنا بڑا اور بھاری تخت پل جھپکنے سے پہلے مُلکِ یمن سے مُلکِ شام میں ایک ولی کی کرامت سے پہنچ جائے تو خود سیّدِ عالَم، نورِ مجسم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کا اپنے جسمِ نورانی کے ساتھ (رات کے مختصر حصے میں مسجدِ حرام سے مسجدِ اقصیٰ تک اور وہاں سے آسمانوں پر) تشریف لے جانا یقیناً ممکن ہے۔[1]

ممکن ہی نہیں عقلِ دو عالم کی رسائی — ایسا دیا اللہ نے رُتبہ شبِ معراج
تفصیل سے کی سَیر مگر اِس پہ یہ طُرّہ — اِک پل میں یہ طے ہو گیا رستہ شبِ معراج

(قبالۂ بخشش، ص۶۸)

اللہ کی عنایت	مرحبا	معراج کی عظمت	مرحبا	اَقْصیٰ کی شوکت	مرحبا
بُراق کی قسمت	مرحبا	بُراق کی سُرعت	مرحبا	نبیوں کی اِمامت	مرحبا
آقا کی رِفعت	مرحبا	آسماں کی سِیاحت	مرحبا	مکینِ لامکاں کی عظمت	مرحبا

---

1 . . . تحفۂ معراج النبی، بیان تنویر السراج...الخ، ص۱۳۱ ملخصًا

www.dawateislami.net

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب!　　　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یوں تو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اپنے پیارے حبیب، حبیبِ لبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو بہت سے معجزات عطا فرمائے ہیں کہ ہم شُمار نہیں کرسکتے، جو معجزے دیگر انبیائے کِرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کو علیحدہ علیحدہ عطا ہوئے وہ سب بھی اور ان کے علاوہ بہت سے دوسرے معجزے بھی آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو عطا کئے گئے، پیارے مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ان ہزارہا معجزات میں سے ایک مشہور ترین معجزہ اور کائنات کا سب سے منفرد (Unique) واقعہ مِعْراج شریف کا ہے جس میں ہمارے پیارے آقا، مکی مدنی مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم مسجدِ حرام سے مسجدِ اقصیٰ تک اور پھر وہاں سے آسمانوں کی سیر کے لئے تشریف لئے گئے، یہ سارا سفر معراج درحقیقت ہمارے پیارے آقا، شبِ اِسراء کے دولہا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی عظمتیں ظاہر کر رہا ہے، سفرِ معراج کی روانگی کے موقع پر آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا سینۂ مبارک چاک کِیا گیا، آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اس مبارک سفر میں تمام انبیا و رسل عَلَیْہِمُ السَّلَام کی امامت فرمائی، اس مبارک سفر میں آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو اللہ عَزَّوَجَلَّ کا دِیدار نصیب ہوا، الغرض سفرِ مِعْراج سرکارِ عالی وقار، محبوبِ رَبُّ العباد صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا وہ عَظِیْمُ الشَّان معجزہ ہے کہ تاریخ میں اس کی مِثال نہیں ملتی اور اس سے آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی شان وعَظَمت اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا مقام و مرتبہ سورج سے زیادہ روشن اور واضح ہو جاتا ہے۔ آیئے واقعہ معراج کے مختلف پہلو اور سفرِ معراج میں سرکارِ مدینہ، سُرورِ قلب و سینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی شان و عظمت کے بارے میں سننے کی سعادت حاصل کرتے ہیں۔ اُستادِ زمن، شہنشاہِ سُخن حضرت علّامہ مولانا حسن رضا خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اِس مُبارک رات کی برکتوں کا بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

www.dawateislami.net

معراج کی یہ رات ہے رحمت کی رات ہے فَرحَت کی آج شام ہے عِشرت کی رات ہے
ہم تِیرہ اَختَروں کی شفاعت کی رات ہے اِعزازِ ماہِ طَیبہ کی رُوئیَت کی رات ہے
اِس شان ،اِس اَدا سے ثَنائے رسول ہو ہر شعر شاخِ گُل ہو تو ہر لفظ پھول ہو
حُضّار پر سَحابِ کرم کا نُزول ہو سرکار میں یہ نذرِ مُحقَّر قبول ہو
ایسی تَعَلِّیوں سے ہو معراج کا بیاں سب حاملانِ عرش سُنیں آج کا بیاں

(ذوقِ نعت، ص ۱۹۲)

اشعار کی مختصر وضاحت:

آج خوشیوں سے بھرپور شام اور رحمتوں سے معمور رات ہے کیونکہ آج کی رات نبیِ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے گناہ گاروں کی سفارش کی اور دیدارِ الٰہی سے فیضیاب ہوئے۔ آج کی رات پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی ایسی تعریف وثناء بیان کیجئے کہ نعت کا ہر شعر پھول کی ڈالی جیسا خوشنما اور شعر کا ہر ہر لفظ پھولوں کی طرح مہک رہا ہو،اس اجتماعِ ذکر و نعت میں جتنے بھی لوگ حاضر ہیں سب پر رحمتِ الٰہی کی بارش نازل ہو ،اے کاش! ہمارا یہ چھوٹا سا نذرانہ سرکار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی بارگاہِ بے کس پناہ میں مقبول ہو جائے۔ آج کی رات پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی معراج ایسی شان وشوکت سے بیان ہو کہ عرش تھامنے والے فرشتے بھی سُن لیں۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اللہ عَزَّوَجَلَّ نے کیا شان بڑھائی حبیب کی

سفرِ معراج میں عظمتِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا ایک بہت زبردست پہلو یہ ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اپنے محبوب، دانائے غُیُوب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے اس سفر کا تذکرہ قرآنِ کریم میں اس شان سے بیان

فرمایا کہ رات کے مختصر سے حصے میں اتنا طویل سفر طے کروانے کو اپنی طرف منسوب کرتے ہوئے فرمایا:

سُبۡحٰنَ الَّذِیۡۤ اَسۡرٰی بِعَبۡدِهٖ لَیۡلًا مِّنَ الۡمَسۡجِدِ الۡحَرَامِ اِلَی الۡمَسۡجِدِ الۡاَقۡصَا
ترجَمۂ کنز الایمان: پاکی ہے اُسے جو راتوں رات اپنے بندے کو لے گیا مسجدِ حرام (خانہ کعبہ) سے مسجدِ اَقصا (بَیْتُ الْمُقَدَّس) تک۔

(پ ۱۵، بنی اسرائیل: ۱)

صدرُ الْاَفاضِل حضرت علامہ مولانا مُفتی محمد نعیمُ الدِّین مُراد آبادی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اس آیتِ کریمہ کے تحت فرماتے ہیں: مِعْراج شریف نبیِ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا ایک اعلیٰ مُعْجِزہ اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عظیم نعمت ہے، اس مبارک سفر سے حُضُورِ اکرم، نورِ مجسم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا (بارگاہِ الٰہی عَزَّوَجَلَّ میں) وہ قُرب ظاہر ہوتا ہے جو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی مخلوق میں آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے سوا کسی کو حاصل نہیں ہوا۔ (مزید فرماتے ہیں) حُضُور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے جَلِیْلُ الْقَدْر صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمْ اَجْمَعِیْن کا ماننا یہی ہے کہ مِعْراج شریف (خواب کے بجائے) جاگتی حالت میں جسم و رُوح دونوں کے ساتھ واقع ہوئی۔[1]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یاد رہے کہ اگرچہ اس آیتِ مبارکہ میں مسجدِ حرام (یعنی خانہ کعبہ) سے لے کر مسجدِ اَقصیٰ (یعنی بیتُ المَقْدِس) تک کے سفر کا ذکر فرمایا گیا ہے مگر ہمارے پیارے آقا، مکی مدنی مُصْطَفٰے شَبِ اَسرٰی کے دُولہا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا سَفَرِ مِعْراج، مسجدِ حرام سے شروع ہو کر مسجدِ اَقْصٰی پر ختم نہیں ہوا تھا بلکہ ہمارے نبیِ کریم، رَؤُفٌ رَّحِیْم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مِعْراج شریف کی رات نہ صِرف ساتوں آسمانوں کی سَیر فرمائی بلکہ اس سے بھی بہت آگے جہاں تک اللہ عَزَّوَجَلَّ نے چاہا تَشْرِیف لے گئے۔ جیسا کہ

اَعْلیٰ حضرت، اِمامِ اَہلسُنَّت مولانا شاہ احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فتاویٰ رضویہ شریف میں نَقْل

---

1 . . . خزائن العرفان، پارہ ۱۵، بنی اسرائیل، تحت الآیۃ ۱، ص ۵۲۵ ملخصًا

www.dawateislami.net

فرماتے ہیں: جب حضرت مُوسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کو دولتِ کلام عطا ہوئی ہمارے نبی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ویسی ہی شَبِ اِسْرَاء (معراج کی رات) ملی اور اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ہم کلام ہونے کے علاوہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے قُرب کی زیادتی اور سَر کی آنکھوں سے دِیدارِ الٰہی عَزَّوَجَلَّ بھی نصیب ہوا۔ بھلا کہاں کوہِ طُور جس پر حضرت مُوسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام سے مُناجات ہوئیں اور کہاں عَرش سے بھی اوپر کا مقام جہاں ہمارے نبی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے کلام ہُوا۔ مَزِید فرماتے ہیں کہ ہمارے نبی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنے جِسْمِ پاک کے ساتھ بیداری میں مِعْراج کی رات آسمانوں تک تشریف لے گئے پھر آگے سِدْرَۃُ الْمُنْتَہٰی تک پھر اس سے آگے مَقامِ مُسْتَویٰ تک پھر اس سے بھی آگے عَرش ورَفْرَف اور دِیدار (الٰہی عَزَّوَجَلَّ) تک۔ (1)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

شقِ صدر کا واقعہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حضورِ اکرم، نورِ مجسم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی شان و عظمت کا ایک پہلو یہ بھی ہے کہ سفر معراج کے دوران بَیْتُ الْمُقَدَّس کی طرف روانہ ہونے سے پہلے حطیمِ کعبہ میں آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا سینۂ مُبارک چاک کِیا (یعنی کھولا) گیا۔ جیسا کہ ولیِ کامِل حضرت علّامہ مَولانا مَخْدُوم محمد ہاشم ٹھٹھوی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: منقول ہے مِعْراج کی مبارک رات حضرتِ سَیِّدُنا جبرائیل عَلَیْہِ السَّلَام نے نبیِ پاک، صاحبِ لَولاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے سینۂ مُبارکہ کو شَق فرمایا۔ پھر آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے قَلْبِ اَطہر (دلِ مُبارک) کو باہر نکالا اور ایمان و حکمت سے بھرے ہوئے سونے کے ایک تھال میں رکھ کر زمزم شریف سے غسل دیا گیا۔ پھر (آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے شایانِ شان مزید) حِکْمت، ایمان اور نُورِ نُبُوّت اُس میں بھرا اور سینۂ مُبارکہ میں اُسے رکھ کر سُوئی سے سی دِیا گیا۔ عُلَمائے

1 . . . فتاویٰ رضویہ، ۳۰/ ۶۴۶ ملخصاً

www.dawateislami.net

کرام رَحِمَهُمُ اللّٰهُ السَّلَام فرماتے ہیں کہ رسولِ کریم، رؤفٌ رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی عمرِ مُبارک میں چار مرتبہ سینۂ مُبارک کہ چاک کرنے کا واقعہ پیش آیا اور مِعْراج شریف کی رات پیش آنے والا واقعہ اُن میں سے چوتھا تھا۔[1]

شَقِّ صدر کی حکمتیں

شیخُ الحدیث حضرت علامہ مولانا عبدُ المصطفٰی اعظمی رَحْمَةُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ حضورِ اکرم، نورِ مجسم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا سینۂ مُبارک کہ چاک کرنے کی حکمتیں بیان کرتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں: آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا مُقَدَّس سینہ چار (4) مرتبہ چاک کیا گیا۔ ؟ پہلی مرتبہ جب آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم حضرتِ سَیِّدَتُنا حلیمہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے گھر تھے۔ اس کی حکمت یہ تھی کہ حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ان وسوسوں اور خیالات سے محفوظ رہیں جن میں بچے مبتلا ہو کر کھیل کُود اور شرارتوں کی طرف مائل ہو جاتے ہیں۔ ؟ دوسری بار دس 10 سال کی عمر میں ہوا تا کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جوانی کی خواہشات کے خطرات سے بے خوف ہو جائیں۔ ؟ تیسری بار غارِ حرا میں شقِ صدر ہوا اور آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے قلبِ مبارک میں نُور اور سکینہ بھر دیا گیا تا کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم وحیِ الٰہی کے عظیم بوجھ کو برداشت کر سکیں۔ ؟ چوتھی مرتبہ معراج کی رات آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا مبارک سینہ چاک کر کے نور و حکمت کے خزانوں سے معمور کیا گیا، تا کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے قلب مبارک میں اتنی وسعت اور صلاحیت پیدا ہو جائے کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم دیدارِ الٰہی عَزَّوَجَلَّ کی تجلیاں اور کلامِ رَبّانی کی عظمتیں برداشت کر سکیں۔[2]

---

1 . . . سیرۃ سید الانبیاء، فصل دوازدھم، ص۱۲۷ ملتقطاً

2 . . . سیرتِ مصطفٰی، ص۷۹-۸۰، بتغیر قلیل

www.dawateislami.net

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مِعْراج کے دُولہا کی سُواری

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! واقعۂ معراج میں عظمتِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا ایک پہلو یہ بھی ہے کہ اس عظیمُ الشان سفر میں آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سواری کے لئے بھی انتہائی عظیمُ الشان جنّتی سواری کا انتخاب کیا گیا تھا جیسا کہ حضرت سَیِّدُنا اَنَس بِن مالِک رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے مروی ہے کہ پیارے آقا، شَبِ اَسرٰی کے دُولہا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: میرے پاس بُراق (جس کا نام جارُود تھا) لایا گیا جو گدھے سے بڑا اور خچر سے چھوٹا اِنتہائی سفید رنگ کا لمبے قد والا چوپایہ تھا، اُس کا قدم نظر کی اِنْتہاء پر پڑتا تھا۔[1]

مشہور مُفَسِّر قرآن، حکیم الاُمَّت حضرت مفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: یہاں (حطیمِ کعبہ میں) سینہ پاک چاک کیا، کوثر اور زمزم سے غسل دیا، جنّتی حُلّہ پہنا کر حضور کو دولہا بنایا اور پھر یہاں سے بارات کے جلوس میں شبِ اَسری کے دولہا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو لے کر فرشتے چلے، جبریلِ امین عَلَیْہِ السَّلَام نے تاجدارِ انبیاء شبِ اَسری کے دولہا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو سوار کیا، رکاب جناب جبریل عَلَیْہِ السَّلَام نے تھامی اور لگام حضرت میکائیل عَلَیْہِ السَّلَام نے پکڑی اور اس شان سے دولہا کی سواری چلی۔ خیال رہے کہ حضورِ انور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا بُراق پر سوار ہونا اظہارِ شان کے لیے تھا جیسے دولہا گھوڑے پر ہوتے ہیں اور باراتی پیدل، یہ بُراق خاص تاجدارِ انبیاء، معراج کے دولہا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے لیے تھا اور ہے۔ اسی پر حضور معراج میں بھی سوار ہوئے اور قیامت میں بھی

---

1 . . . مسلم، کتاب الایمان، باب الاسراء برسول اللّٰہ . . . الخ، ص۸۷، حدیث: ۴۱۱

www.dawateislami.net

سوار ہوں گے۔ یہ جنّت میں چرتا رہا ہے، جنّت میں سواری کے لیے ہر نبی کا ایک علیحدہ بُراق ہو گا مگر حضورِ اکرم، نورِ مجسم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا بُراق سب سے اعلیٰ ہو گا اور وہ یہی بُراق ہے۔[1]

جبْرِیلِ امین بُراق لئے جنّت سے زمین پر آپہنچے بارات فِرِشتوں کی آئی مِعراج کو دولہا جاتے ہیں

ہے خُلد کا جوڑا زیبِ بدن رحمت کا سجا سہرا سر پر کیا خوب سُہانا ہے منظر مِعْراج کو دولہا جاتے ہیں

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۲۸۷)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

سُبْحٰنَ اللہ عَزَّوَجَلَّ! ہمارے پیارے آقا، شبِ اَسرٰی کے دُولہا کی عظیمُ الشّان سواری کتنی پیاری تھی اور اُس کی رفتار کتنی تیز تھی کہ خُود حضورِ اکرم، نورِ مجسم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اُس کی عُمدہ رفتار کا عالَم یہ بیان فرمایا کہ جہاں اُس کی نظر پہنچتی تھی وہاں وہ بُراق اپنا قدم رکھتا تھا گویا اس طرح دنوں کا سفر لمحوں میں طے کرتے ہوئے ہمارے پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم مسجدِ حرام سے ایک مہینے سے بھی زیادہ مُسافت پر موجود مسجدِ اقصیٰ تک آناً فاناً پہنچ گئے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

یاد رہے کہ واقعۂ معراج کے بیان پر مشتمل سورۂ بنی اسرائیل کی پہلی اور مشہور آیتِ مُبارکہ میں آسمانی سفر کے بجائے جس حِصّۂ مِعْراج کا بَیان کیا گیا صِرْف وہ حِصّہ بھی بذاتِ خُود نہایت ہی حیرت انگیز مُعْجِزَہ ہے کیونکہ مسجدِ حرام اور مسجدِ اَقْصٰی کے درمیان اَچھّا خاصا فاصلہ تھا لہٰذا کسی عام شَخْص کا مسجدِ حرام سے مسجدِ اَقْصٰی تک راتوں رات جا کر واپس آجانا تو بہت دُور کی بات ہے ایک رات میں صِرْف یَک طَرفہ فاصلہ طے کرنا بھی مُمکن نہ تھا۔ جیسا کہ صاحبِ رُوحُ الْبَیان حضرت علّامہ اِسماعیل حقّی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ

1 . . . مرآۃ المناجیح، ص۱۳۶-۱۳۷ ملخصا، بتغیر قلیل

www.dawateislami.net

فرماتے ہیں اَقْصٰی تک کا ذِکر اِس وجہ سے کیا گیا کہ اس زمانے میں مسجدِ اَقْصٰی سے دُور کوئی اَور مسجد نہ تھی، مَکَّۂ مُکَرَّمَہ سے سب سے زِیادہ دُور یہی مسجد تھی، مسجدِ حرام و مسجدِ اَقْصٰی کے درمیان ایک مہینے سے بھی زِیادہ مَسَافَت کا فاصلہ تھا۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

امامُ الانبیاء تم ہو

سفرِ معراج میں عظمتِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا ایک پہلو یہ بھی ہے کہ ہمارے پیارے آقا، مکی مدنی مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اس رات تمام کے تمام انبیائے کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی امامت فرمائی اور انہیں اپنا مقتدی بننے کا شرف عطا فرمایا، جیسا کہ حدیثِ پاک میں ہے: میں اُس (بُراق) پر سُواری کرتا ہوا بَیْتُ الْمُقَدَّس تک پہنچا اور جس جگہ اَنْبیائے کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اپنی سُواریوں کو باندھتے تھے وہاں میں نے اُس کو باندھ دِیا پھر میں مسجدِ (اَقْصٰی) میں داخِل ہوا اور اُس میں دو رکعت نماز ادا کی۔[2]

ولیِ کامِل حضرت عَلّامہ مَولانا مَخْدوم محمد ہاشم ٹھٹھوی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: اِس نماز میں آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تمام اَنْبیائے کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے اِمام تھے۔[3] (کیونکہ) پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی شانِ عالی کے اِظْہار کیلئے بَیْتُ الْمُقَدَّس میں تمام اَنْبیائے کِرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو جمع کِیا گیا تھا۔[4] جب آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم یہاں تَشْرِیف لائے تو اُن سب حضرات نے آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو دیکھ کر خُوش آمدید کہا اور نماز کے وقت سب نے آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو اِمامت کے

1…روح البیان، پ۱۵، بنی اسرائیل، تحت الآیۃ: ۱، ۵/۱۱۴

2…مسلم، کتاب الایمان، باب الاسراء برسول اللّٰہ…الخ، ص۹۷، حدیث ۲۵۹

3…سیرۃ سید الانبیاء، ص۱۲۸

4…سنن النسائی، کتاب الصلاۃ، باب فرض الصلاۃ…الخ، ص۸۱، حدیث: ۴۴۸

www.dawateislami.net

لئے آگے کیا، پھر حضرتِ جِبرائیل عَلَیْہِ السَّلَام نے دستِ مُبارَک پکڑ کر آگے بڑھا دِیا اور آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے تمام انبیائے کِرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی اِمامت فرمائی۔ (1)

نمازِ اقصٰی میں حضورِ اکرم ،نورِ مجسم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی اِمامت فرمانے کے اِس ایمان افروز اور رُوح پرُور لمحے کی منظر کشی کرتے ہوئے شیخِ طریقت ،امیر اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اپنے نعتیہ دِیوان "وسائلِ بخشش" میں لکھتے ہیں۔

اقصیٰ میں سُواری جب پہنچی جِبرِیل نے بڑھ کے کہی تکبیر نبیوں کی امامت اب بڑھ کر سُلطانِ جہاں فرماتے ہیں
وہ کیسا حسیں منظر ہو گا جب دولہا بنا سرور ہو گا عُشّاق تصوُّر کر کر کے بس روتے ہی رہ جاتے ہیں

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۲۸۷-۲۸۸)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

سُبْحٰنَ اللہِ عَزَّوَجَلَّ! کیا خُوب نماز ہے کہ تمام اَنبیاء و رُسُل عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام مقتدی ،ہمارے پیارے آقا، اِمامُ الْاَنبیاء صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اِمام اور پہلا قبلہ جائے نماز ہے، یقیناً کائنات میں ایسی نماز پہلے کبھی نہیں ہوئی، فلک نے ایسا نظّارہ کبھی نہیں دیکھا۔ بہر حال آج شَبِ اَسرٰی کے دُولہا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے اَوّل اور آخر ہونے کا راز بھی کُھل گیا، اِس راز سے بھی پَردہ اُٹھ گیا اور معنٰی روزِ روشن کی طرح واضح ہو گئے، کیونکہ آج آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ جو کہ سب سے آخری رسول ہیں، پہلے کے اَنبیاء اور رسولوں کی اِمامت فرمارہے ہیں۔ اِسی راز کو بَیان کرتے ہوئے اَعْلٰی حضرت، اِمامِ اَہلسُنَّت، مولانا شاہ اِمام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن فرماتے ہیں:

---

1 ...المعجم الاوسط، من اسمه علی، ۶۵/۳، حدیث: ۳۸۷۹ والسیرة الحلبیة، باب ذکر الاسراء...الخ، ۵۲۵/۱

www.dawateislami.net

نمازِ اَقصٰی میں تھا یہی سِرّ، عِیاں ہوں مَعنیِ اوّل آخِر　　کہ دَست بستہ ہیں پیچھے حاضِر، جو سلطنت آگے کر گئے تھے [1]

مختصر وضاحت:

شبِ معراج مسجدِ اقصیٰ میں جو حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے تمام انبیائے کرام و رسل عظام علیہم السلام کو نماز پڑھائی، اس میں یہی راز تھا کہ پہلے اور آخری کا فرق واضح ہو جائے (کہ آخر میں آنے کا مطلب یہ نہیں کہ آخری کی شان و عظمت بھی کم ہے) جو انبیائے کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے پہلے اپنی نبوتوں کے ڈنکے بجا گئے تھے، وہ سارے کے سارے ہاتھ باندھ کر خاتم الانبیاء صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے پیچھے کھڑے تھے اور امامت کا تاج شبِ معراج، شبِ اسریٰ کے دولہا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو عطا ہوا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

انبیائے کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے خُطبے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سفر معراج میں عظمتِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا ایک پہلو یہ بھی ہے کہ بیتُ المَقْدِس میں انبیائے کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے سامنے حضورِ اکرم، نورِ مجسم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنی اور اپنی اُمت کی زبردست شان و کمالات کو نہ صرف خود بیان فرمایا بلکہ حضرت سَیِّدُنا ابراہیم خلیلُ اللہ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے بھی ہمارے پیارے آقا، مکی مدنی مُصْطَفٰے، معراج کے دُولہا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے مرتبے کی بلندی کو بیان فرمایا۔ چنانچہ بیتُ المَقْدِس میں پڑھی جانے والی نماز کے بعد بعض جلیلُ القدر انبیائے کِرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے خُطبے بھی فرمائے جس میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی حمد اور اپنے

---

1 . . . حدائقِ بخشش، ص ۲۳۲

www.dawateislami.net

اُوپر اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رحمتوں اور نعمتوں کا تذکرہ فرمایا، سب سے پہلے حضرت سَیِّدُنا ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام نے خُطبہ پڑھا، پھر حضرتِ سَیِّدُنا موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام نے خطبہ پڑھا، ان کے بعد حضرتِ سَیِّدُنا داوٗد عَلَیْہِ السَّلَام نے خطبہ پڑھا، پھر حضرتِ سَیِّدُنا سلیمان عَلَیْہِ السَّلَام نے خطبہ پڑھا، ان کے بعد حضرتِ سَیِّدُنا عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام نے خطبہ پڑھا، جب یہ تمام انبیائے کِرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اللہ عَزَّوَجَلَّ کی حمد وثنا اور اپنے اُوپر اس کی رحمتیں اور عطائیں بیان کرچکے تو تمام نبیوں کے سردار، احمدِ مختار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے خطبہ دیا۔ خُطبے سے پہلے آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے انبیائے کِرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام سے فرمایا کہ تم سب نے اپنے ربّ عَزَّوَجَلَّ کی ثنا بیان کی ہے اور اب میں ربّ عَزَّوَجَلَّ کی تعریف وثنا بیان کرتا ہوں، پھر آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی حمد اور اپنی شان بیان کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: تمام تعریفیں اللہ عَزَّوَجَلَّ کیلئے جس نے مجھے تمام جہانوں کے لئے رحمت اور تمام انسانوں کیلئے خوش خبری سنانے والا اور ڈر سنانے والا بنا کر بھیجا، مجھ پر حق و باطِل میں فرق کرنے والی کِتاب (قرآن) کو نازِل فرمایا جس میں ہر شے کا روشن بیان ہے، میری اُمَّت کو لوگوں میں ظاہِر ہونے والی سب اُمَّتوں میں بہترین اور افضل اُمَّت بنایا اور انہیں اوّل بھی بنایا اور آخر بھی (میری اُمت کے بعد کوئی اُمت نہ ہوگی یہی آخری اُمت ہے اور جنّت میں داخلے کے اعتبار سے ساری اُمتوں میں سے میری ہی اُمت اوّل ہوگی)، میرے لئے میرا سینہ کُشادہ فرمایا، مجھ سے بوجھ کو دُور فرمایا، میرے ذِکْر کو بلند فرمایا اور مجھے فاتِح اور خاتِم (یعنی آخری نبی) بنایا۔

حضورِ اکرم، نورِ مجسم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے یہ عظیمُ الشّان فضائل سُن کر حضرتِ سَیِّدُنا ابراہیم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے انبیائے کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام سے فرمایا: بِھٰذَا اَفْضَلَکُمْ مُحَمَّدٌ یعنی انہی عظمتوں کی وجہ سے مُحَمَّد صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو آپ سب پر فضیلت وبرتری حاصل ہے۔[1]

---

1 . . . دلائل النبوۃ للبیہقی، جماع ابواب المبعث، باب الدلیل . . . الخ، ۲/ ۴۰۰ ملخصاً

www.dawateislami.net

ہر ایک نبی بلکہ سب اَفلاک کے قُدسی پڑھتے تھے شہنشاہ کا خُطبہ شبِ معراج

(قبالۂ بخشش، ص٦٧)

سُبْحٰنَ اللہِ عَزَّوَجَلَّ! ہمارے پیارے نبی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی شان کس قدر عالی اور بلند ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم خَلِیْلُ اللّٰہ علٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام بھی آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی شان بیان فرماتے اور سب انبیائے کِرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام پر آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی فضیلت کا اِعْلان فرماتے ہیں، پھر ہم کیوں نہ کہیں کہ

سب سے اولٰی و اعلٰی ہمارا نبی سب سے بالا و اعلٰی ہمارا نبی
خَلق سے اولیا، اولیا سے رُسُل اور رسولوں سے اعلٰی ہمارا نبی
مُلکِ کونین میں انبیا تاجدار تاجداروں کا آقا ہمارا نبی

(حدائقِ بخشش، ص١٣٨-١٣٩)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اللہ کی عنایت	مرحبا	معراج کی عظمت	مرحبا	اَقصٰی کی شوکت	مرحبا
بُراق کی قسمت	مرحبا	بُراق کی سُرعَت	مرحبا	نبیوں کی اِمامت	مرحبا
آقا کی رِفعت	مرحبا	آسماں کی سِیاحت	مرحبا	مکینِ لامکاں کی عظمت	مرحبا

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

معراج کیلئے آسمان کا خصوصی دروازہ کھولا گیا

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سفر معراج میں تاجدارِ انبیاء، شبِ اَسری کے دولہا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی شان و عظمت کا اندازہ اس بات سے بھی لگایئے کہ آسمان پر بہت سے دروازے ہیں جو مختلف

www.dawateislami.net

کاموں کیلئے مختلف اوقات میں کھلتے ہیں، ان میں سے ایک دروازہ صرف معراج کی رات ہی خاص طور پر ہمارے پیارے آقا، معراج کے دولہا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے اعزاز و اکرام کیلئے کھولا گیا، وہ دروازہ نہ پہلے کبھی کسی کے لئے کھولا گیا اور نہ ہی آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے بعد کسی کے لئے کھولا جائے گا۔ چنانچہ

حضرتِ سَیِّدُنا عبدُ اللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ حضرت جبرائیل عَلَیْہِ السَّلَام (معراج کی رات) نبی کریم، رءُوفٌ رّحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے، اسی دوران آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے اوپر سے ایک آواز سُنی تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنا سرِ مُبارک اُٹھایا، حضرت جبریلِ امین عَلَیْہِ السَّلَام نے عرض کیا: حضور یہ آسمان کا وہ دروازہ کھولا گیا ہے جو آج سے پہلے کبھی نہیں کھولا گیا، پھر اس دروازے سے ایک فرشتہ اُترا تو حضرت جبریلِ امین عَلَیْہِ السَّلَام نے عرض کی: یہ وہ فرشتہ ہے جو آج سے پہلے کبھی زمین پر نہیں اُترا، وہ فرشتہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں سلام کہہ کر عرض گُزار ہوا کہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کو ایسے دو (2) نُوروں کی خوشخبری ہو جو آپ کے علاوہ کبھی کسی کو عطا نہ کئے گئے (1) سورۂ فاتحہ اور (2) سُوْرَۂ بَقَرَۃ کی آخری آیتیں، ان دونوں کے ایک ایک حرف کے بدلے آپ کو اجر عطا کیا جائے گا۔ [1]

مشہور مُفَسِّر قرآن، حکیم الاُمَّت مفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: آسمان کے کروڑوں دروازے ہیں، جن سے مختلف چیزیں آتی جاتی ہیں، بعض دروازوں سے رِزق آتا ہے، بعض

---

1 . . . مسلم، کتاب صلاۃ المسافرین، باب فضل الفاتحۃ . . . الخ، ص ۳۱۴، حدیث: ۱۸۷۷

www.dawateislami.net

سے عذاب نازل ہوتا ہے، **بعض** سے دُعائیں و توبہ جاتی ہیں، **بعض** سے خاص فرشتے اُترتے ہیں، ایک دروازہ وہ بھی ہے جو صرف معراج کی رات حضورِ انور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے لئے کھولا گیا۔[1]

سُوْرَۂ فَاتِحَه 100 مرتبہ پڑھ کر جو دُعا مانگی جائے، اللہ عَزَّوَجَلَّ قبول فرماتا ہے۔ (جنتی زیور، ص ۵۸۷)

جس گھر میں (سورۂ بقرہ کی آخری) دو آیتوں کو پڑھا جائے گا شیطان 3 دن تک اس کے قریب نہ آئیگا۔ (المستدرک، کتاب فضائل القرآن، باب آیتان من آخر سورۃ البقرۃ..الخ، رقم ۲۱۰۹، ج ۲، ص ۲۶۸)

جو شخص (سورۂ) بقرہ کی آخری 2 آیتیں رات میں پڑھے گا وہ اسے کفایت کریں گی۔" (بخاری، کتاب فضائل القرآن، باب فضل البقرۃ، رقم ۵۰۰۹، ج ۳، ص ۴۰۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

آسمان کی طرف عُرُوج

سفرِ معراج میں شان و عظمتِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا ایک پہلو یہ بھی ہے کہ آپ نے آسمانوں کی بھی سیر فرمائی اور وہاں فرشتوں کے علاوہ مختلف انبیائے کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے آپ کا پُر زور استقبال بھی فرمایا۔ چنانچہ بَیْتُ الْمَقْدِس کے مُعَامَلات سے فارِغ ہونے کے بعد پیارے پیارے آقا، میٹھے میٹھے مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے آسمان کی طرف سفر شروع فرمایا اور ہر بلندی کو پیچھے چھوڑتے ہوئے تیزی سے آسمان کی طرف بڑھتے چلے گئے، آن کی آن میں پہلا آسمان آگیا۔

حدیثِ پاک میں ہے کہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم اس کے ایک دروازے پر تشریف لائے جسے بَابُ الْحَفَظَه کہا جاتا ہے، اس پر اسماعیل نامی ایک فِرِشتہ مُقَرَّر ہے۔[2] حضرتِ جبرائیل عَلَیْہِ السَّلَام

---

1 . . . مرآۃ المناجیح، ۸/۱۳۸ ملخصًا

2 . . . عمدۃ القاری، کتاب مناقب الانصار، باب المعراج، ۱۱/۶۰۳، تحت الحدیث: ۳۸۸۷

www.dawateislami.net

نے دروازہ کھلوانا چاہا۔ پوچھا گیا: کون ہے؟ حضرت جبریلِ امین عَلَیْہِ السَّلَام نے جواب دیا: جبریل ہوں۔ پوچھا گیا: آپ کے ساتھ کون ہیں؟ جواب دیا: محمدِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم۔ پوچھا گیا: کیا اِنہیں بُلایا گیا ہے؟ جواب دیا: ہاں۔ اس پر یہ کہہ کر دروازہ کھول دیا گیا: مَرْحَبًا بِہٖ فَنِعْمَ الْمَجِیْءُ جَاءَ یعنی خوش آمدید! کتنے اچھے ہیں وہ، جو تشریف لائے ہیں۔ (1)

مشہور مُفَسِّر قرآن، حکیم الاُمَّت مفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: اگرچہ فرشتوں میں تاجدارِ انبیاء، شبِ اَسری کے دولہا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی آمد کا پہلے سے ہی اعلان ہو چکا تھا اور آسمانوں کو ہر طرح سجایا اور آراستہ کیا جاچکا تھا، تشریف آوری کی دھوم مچ چکی تھی، اس رات کروڑوں فرشتے تو حضورِ انور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو لینے مکہ معظمہ آئے تھے اور بہت سے فرشتے استقبال کیلیے اپنی اپنی ذمے داریوں پر تھے اور آج جبریلِ امین عَلَیْہِ السَّلَام اُس دروازے سے حضور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو لے گئے تھے جو آج تک کسی کیلیے نہیں کھولا گیا تھا وہ صرف حضورِ انور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے لیے ہی تھا۔ (یہ ساری باتیں معلوم ہونے اور فرشتوں میں تاجدارِ انبیاء، شبِ اَسری کے دولہا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے تشریف لانے کی شہرت کے باوجود) دربان فرشتے کے یہ تین سوال (کہ تم کون ہو؟ تمہارے ساتھ کون ہیں؟ اور کیا اِن کو بُلایا گیا ہے؟) صرف اسی لیے ہیں کہ جبریل یہ دروازہ تمہارے لیے تو ہے نہیں، تمہارا دروازہ تو کوئی اَور ہے، آج تم ادھر کیوں داخل ہونا چاہتے ہو، انہوں نے فرمایا کہ آج میں اُن کے ساتھ ہوں جن کی خاطر یہ دروازہ بنایا اور بند رکھا گیا ہے، آج اِس دروازے کے کھُلنے کا دن ہے، لہٰذا یہ سوالات صرف اور صرف ضابطے اور قانون کی کاروائی مکمل کرنے کیلئے کیے گئے تھے۔ (2)

---

1 . . . بخاری، کتاب مناقب الانصار، باب المعراج، ۲/۵۸۴، حدیث: ۳۸۸۷

2 . . . مرآۃ المناجیح، ۸/۱۳۸ ملخصًا

www.dawateislami.net

جب آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم دروازے سے گزر کر آسمان کے اُوپر تشریف لائے تو دیکھا کہ حضرتِ آدم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام تشریف فرما ہیں۔ حضرتِ جبرائیل عَلَیْہِ السَّلَام نے عرض کیا: یہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے والِد، حضرتِ آدم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام ہیں، اِنہیں سلام فرمایئے۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے سلام کہا، اُنہوں نے سلام کا جواب دیا پھر آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی آمد پر خوشی کا اظہار ان الفاظ سے کیا: مَرْحَبًا بِالْاِبْنِ الصَّالِحِ وَالنَّبِیِّ الصَّالِحِ یعنی صالح بیٹے اور صالح نبی کو خوش آمدید۔[1] اسی طرح ہر آسمان پر سوال وجواب نیز انبیائے کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام سے ملاقاتیں ہوتی رہیں مثلاً دوسرے آسمان پر حضرتِ یحیٰی اور حضرتِ عیسٰی عَلَیْہِمَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو مُلاحظہ فرمایا، یہ دونوں خالہ زاد بھائی ہیں۔ تیسرے آسمان پر حضرتِ یُوسُف عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو مُلاحظہ فرمایا۔ چوتھے آسمان پر حضرتِ اِدْرِیس عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو مُلاحظہ فرمایا۔ پانچواں آسمان پر حضرتِ ہارون عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام، چھٹے آسمان پر حضرتِ موسٰی عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو ملاحظہ فرمایا پھر ساتویں آسمان پر حضرتِ ابراہیم خَلِیْلُ اللّٰہ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو مُلاحظہ فرمایا، آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام بَیْتُ الْمَعْمُور سے ٹیک لگائے تشریف فرما تھے۔ (ان تمام انبیائے کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے حضورِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا استقبال فرمایا)[2]

سِدْرَۃُ الْمُنْتَہٰی

مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ 134 صفحات پر مشتمل کتاب **"فیضانِ معراج"** کے صفحہ 34 پر ہے: ساتویں آسمان پر حضرتِ ابراہیم خَلِیْلُ اللّٰہ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام سے ملاقات فرمانے کے بعد سیّدِ والا تبار،

---

1 ... بخاری، کتاب مناقب الانصار، باب المعراج، ۲/۵۸۴، حدیث: ۳۸۸۷

2 ... بخاری، کتاب مناقب الانصار، باب المعراج، ۲/۵۸۴، حدیث: ۳۸۸۷۔ مسلم، کتاب الایمان، ص ۸۹، حدیث: ۴۱۶

www.dawateislami.net

دوعالَم کے تاجدار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سِدْرَۃُ الْمنتہٰی کے پاس تشریف لائے۔[1] یہ ایک نورانی بیری کا درخت ہے، جس کی جڑ چھٹے آسمان پر اور شاخیں ساتویں آسمان کے اُوپر ہیں،[2] اس کے پھل ہَجَر (نامی شہر یمن) کے مٹکوں کی طرح بڑے بڑے اور پتے ہاتھی کے کانوں کی طرح ہیں۔ حضرتِ جبرائیل عَلَیْہِ السَّلَام نے عرض کیا: یہ سِدْرَۃُ الْمنتہٰی ہے۔ پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے یہاں چار نہریں مُلاحظہ فرمائیں جو سِدْرَۃُ الْمنتہٰی کی جڑ سے نکلتی تھیں، ان میں سے دو تو ظاہِر تھیں اور دو خفیہ۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حضرتِ جبرائیل عَلَیْہِ السَّلَام سے دَرْیافت فرمایا: اے جبرائیل! یہ نہریں کیسی ہیں؟ عرض کیا: خفیہ نہریں تو جنّت کی ہیں (یہ جنّتی نہریں کوثر اور سلسبیل ہیں یا کوثر اور نہرِ رحمت[3]) اور ظاہِری نہریں نیل اور فُرات ہیں۔[4]

یہ عِزّ و جلال اللہ! اللہ! یہ اَوج و کمال اللہ! اللہ!
یہ حسن و جمال اللہ! اللہ! معراج کو دولہا جاتے ہیں
دیوانو! تصوُّر میں دیکھو! اَسریٰ کے دولہا کا جلوہ
جُھرمُٹ میں مَلائک لیکر انہیں مِعْراج کا دولہا بناتے ہیں
(وسائلِ بخشش مرمم، ص۲۸۷)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اللہ کی عنایت	مرحبا	معراج کی عظمت	مرحبا	اَقْصیٰ کی شوکت	مرحبا
بُراق کی قسمت	مرحبا	بُراق کی سُرعَت	مرحبا	نبیوں کی اِمامت	مرحبا
آقا کی رِفعت	مرحبا	آسماں کی سِیاحت	مرحبا	مکینِ لامکاں کی عظمت	مرحبا

1...بخاری، کتاب مناقب الانصار، باب المعراج، ۲/۵۸۴، حدیث:۳۸۸۷

2...مرآۃ المناجیح، ۸/۱۴۳

3...مرآۃ المناجیح، معراج کا بیان، ۸/۱۴۴

4...بخاری، کتاب مناقب الانصار، باب المعراج، ۲/۵۸۴، حدیث:۳۸۸۷۔ مسلم، کتاب الایمان، ص۸۹، حدیث:۴۱۶

www.dawateislami.net

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

کتاب "فیضانِ معراج" کا تعارف

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حضورِ اکرم، نورِ مجسم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی معراج کے ایمان افروز واقعہ کی مزید تفصیلات جاننے اور اس سے حاصل ہونے والے عظمتِ مُصْطَفٰے کے مدنی پھول چُننے کیلئے دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ 134 صفحات پر مشتمل کتاب **"فیضانِ معراج"** کا مطالعہ کرنا بے حد مفید ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس کتاب میں ❀ معراج کے ترتیب وار مراحل کی تفصیلات ❀ مسجدِ حرام سے مسجدِ اقصیٰ تک کے سفر کے مشاہدات ❀ آسمانی سفر کے دوران اور جنّت و دوزخ کے مشاہدات ❀ انبیائے کرام سے ملاقات کی تفصیلات ❀ بہت سے متفرق مدنی پھول اور ❀ معراج شریف کے متعلق چند نعتیہ کلام وغیرہ نہایت عُمدہ و آسان انداز میں بیان کئے گئے ہیں۔ لہٰذا آج ہی اس کتاب کو مکتبۃُ المدینہ کے بستے سے ھَدِیَّۃً حاصل کرکے خُود بھی اس کا مُطالعہ فرمایئے، دُوسرے اسلامی بھائیوں کو بھی اس کی ترغیب دلایئے۔ دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ www.dawateislami.net سے اِس کتاب کو رِیڈ (یعنی پڑھا) بھی جا سکتا ہے، ڈاؤن لوڈ (Download) اور پرنٹ آؤٹ (Printout) بھی کِیا جاسکتا ہے۔

کتاب "فَیْضَانِ رَمَضَان" کا تعارُف

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ماہِ رمضان کی آمد آمد ہے، فیضانِ رَمَضان سے مالا ہونے کیلئے شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی تصنیف **"فیضانِ رَمَضان"** کا مطالعہ کیجئے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس کتاب میں روزوں، تَرَاوِیح، سحر و اِفطار، اِعتِکاف، صَدَقَۂ فِطر اور عِیْدُ الْفِطْر وغیرہ کے فضائل و اَحکام کو آسان ترین انداز میں بیان کِیا گیا

ہے۔چونکہ اس ماہ کے روزے ہم پر فرض ہیں لہٰذا ان روزوں کے شرعی مسائل سیکھنا بھی ہمارے لئے ضروری ہے اور **"فیضانِ رَمَضان "** میں روزے کے عمومی مسائل و اَحکام موجود ہیں، لہٰذا آج ہی اس کتاب کو مکتبۃ المدینہ کے بستے سے ھدیۃً طلب فرمایئے،خُود بھی اس کا مُطالعہ کیجئے اور دوسروں کو بھی ترغیب دلایئے۔دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ www.dawateislami.net سے اس کتاب کو رِیڈ(یعنی پڑھا) بھی جاسکتا ہے،ڈاؤن لوڈ(Download)اور پرنٹ آؤٹ(Print Out) بھی کِیا جاسکتا ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مقامِ مُستویٰ

جب پیارے آقا، میٹھے مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سِدْرَۃُ الْمنتہیٰ سے آگے بڑھے تو حضرتِ جبرائیل عَلَیْہِ السَّلَام وہیں ٹھہر گئے اور آگے جانے سے مَعْذِرَت خواہ ہوئے۔[1] رسولِ اکرم،نورِ مجسم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا کہ میں نے جبریلِ امین سے پوچھا: کیا تم نے اپنے رَبّ عَزَّوَجَلَّ کو دیکھا ہے؟ تو اُنہوں نے کہا کہ میرے اور میرے رَبّ عَزَّوَجَلَّ کے درمیان نُور کے ستر(70)پردے ہیں اگر میں ان میں سے کسی کے قریب بھی جاؤں تو جل جاؤں۔[2]

جبرِیل ٹھہر کر سِدرَہ پر بولے جو بڑھے ہم ایک قدم جل جائیں گے سارے بال و پَر اب ہم تو یہیں رہ جاتے ہیں

(وسائلِ بخشش مرمم،ص۲۸۸)

پھر آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم (تنِ تنہا سِدرۃُ المنتہیٰ سے) آگے بڑھے اور بلندی کی طرف سفر فرماتے ہوئے ایک مقام پر تشریف لائے جسے مُستَویٰ کہا جاتا ہے، یہاں آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

1...المواھب اللدنیۃ،المقصد الخامس، ۳۸۱/۲

2...کنز العمال،کتاب القیامۃ،باب رؤیۃ اللّٰہ تعالیٰ،قسم الاقوال،جزء۷، ۱۹۱/۱۴،حدیث:۳۹۲۰۴

www.dawateislami.net

نے قلموں کی چرچراہٹ سماعت فرمائی۔[1] یہ وہ قلم تھے جن سے فِرِشتے روزانہ کے اَحکامِ الٰہیہ لکھتے ہیں اور لوحِ محفوظ سے ایک سال کے واقعات الگ الگ صحیفوں میں نقل کرتے ہیں اور پھر یہ صحیفے شعبان کی پندرہویں(15ویں)شب متعلقہ حُکّام فِرِشتوں کے حوالے کر دیئے جاتے ہیں۔[2]

شعبانُ المعظم سے خاص محبت

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! واقعی نامۂ اعمال تبدیل ہونے کے حوالے سے ماہِ شعبانُ المعظم نہایت ہی اہمیت کا حامل ہے اور آنے والا مہینا مدنی یعنی قمری مہینا "شعبانُ المعظّم" ہے، ہمیں چاہئے کہ فرائض وواجبات کی ادائیگی کے ساتھ ساتھ ماہِ شعبانُ المعظّم میں نفل نمازوں اور نفل روزوں کا بھی خُوب خُوب اہتمام کیا کریں، ہمارے پیارے آقا، مکی مدنی مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اس ماہِ مُبارک کو اپنی طرف منسوب کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: شَعْبَانُ شَهْرِیْ وَ رَمَضَانُ شَهْرُاللّٰه یعنی شعبان میرا مہینا ہے اور رمضان اللہ عَزَّوَجَلَّ کا مہینا ہے۔[3]

شعبان کے روزوں کی فضیلت

ہمارے پیارے آقا، مکی مدنی مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے شعبانُ المعظّم کے نفل روزوں کو رمضانُ المبارک کے فرض روزوں کے بعد سب سے افضل قرار دیا اور چونکہ اس مہینے میں تمام بندوں کے اعمال اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں پہنچائے جاتے ہیں اس لئے اُمت کو روزوں کی ترغیب دینے کے لئے اس

---

1 . . . بخاری، کتاب الصلاۃ، باب کیف فرضت... الخ، ص ۱۶۱، حدیث: ۳۴۹

2 . . . مرآۃ المناجیح، ۸/۱۵۵

3 . . . جامع صغیر، حرف الشین، ص ۳۰۱، حدیث: ۴۸۸۹

www.dawateislami.net

مہینے میں خود بھی کثرت کے ساتھ روزے رکھے۔ آیئے شَعبانُ المعظم کے روزوں کی فضیلت کے متعلق تین (3) فرامینِ مُصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم سننے کی سعادت حاصل کرتے ہیں۔ چُنانچہ

1. نبی کریم، رؤفٌ رَّحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم سے سوال کیا گیا کہ رمضان کے بعد کون سا روزہ افضل ہے؟ ارشاد فرمایا: رمضان کی تعظیم کے لئے شَعبان کا روزہ رکھنا۔[1]
2. اُمّ المُؤمنین حضرتِ سَیِّدَتُنا عائشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھَا فرماتی ہیں کہ حُضورِ اکرم، نورِ مجسم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم پُورے شَعبان کے روزے رکھا کرتے تھے، تو میں نے عرض کی: کیا سب مہینوں میں آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے نزدیک زیادہ پسندیدہ شَعبان کے روزے رکھنا ہے؟ تو ارشاد فرمایا: ہاں! اللہ عَزَّوَجَلَّ اِس سال مرنے والی ہر جان کو لکھ دیتا ہے اور مجھے یہ پسند ہے کہ میرا وقتِ رُخصت آئے اور میں روزہ دار ہوں۔[2]
3. ارشاد فرمایا: رجَب اور رَمَضان کے بیچ میں یہ مہینا ہے، لوگ اِس سے غافِل ہیں۔ اس میں لوگوں کے اَعمال اللہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف اُٹھائے جاتے ہیں۔ اور مجھے یہ محبوب ہے کہ میرا عمل اِس حال میں اُٹھایا جائے کہ میں روزہ دار ہُوں۔[3]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! غور کیجئے کہ ہمارے بخشنے بخشائے آقا، ہم گُناہگاروں کو بخشوانے والے مُصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی عبادت کا عالَم تو یہ تھا کہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم اس ماہِ مقدس میں دیگر مہینوں کے مقابلے میں نفلی عبادت کا بہت زیادہ اہتمام فرماتے اور ایک ہم ہیں کہ ہماری زندگی میں نہ

---

1 ...شعب الایمان، باب الصیام، صوم شعبان، ۳/۳۷۷، حدیث: ۳۸۱۹

2 ...مسند ابی یعلی، ۴/۲۷۷، حدیث: ۴۸۹۰

3 ...شعب الایمان، باب فی الصیام، صوم شعبان، ۳/۳۷۷، حدیث: ۳۸۲۰

www.dawateislami.net

جانے کتنی بار شَعبانُ المعظم کا ماہِ مُبارَک تشریف لایا اور بخشش و مغفرت کے پروانے تقسیم کرتا ہوا رخصت ہو گیا، مگر بد قسمتی سے ہم اس ماہِ مُبارَک میں اپنے گُناہوں سے توبہ کرنے، آئندہ گُناہوں سے بچنے کا پکا اِرادہ کرنے، فرض نمازوں کا اہتمام کرنے، صدقہ و خیرات کرنے، تلاوتِ قرآنِ کریم، ذِکر و دُرود، روزوں اور دیگر نفلی عبادت کی کثرت کرنے اور اپنے رَبّ عَزَّوَجَلَّ کو راضی کرنے میں ناکام ہی رہے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی خوشنودی حاصل کرنے، دنیا و آخرت میں کامیابی و نجات پانے کیلئے ہمیں خوب خوب عبادت کرنی چاہئے، ماہِ رجب اور ماہِ شعبان کے نَفل روزوں کا اہتمام بھی کرنا چاہئے، شَعبانُ المعظم کے پورے مہینے اور بالخُصُوص 15 شَعبان کو عبادت و اِستغفار کی خوب کثرت کرنی چاہئے، اور اس کے ساتھ ساتھ اللہ عَزَّوَجَلَّ سے اپنی دُنیا و آخرت کی بہتری کیلئے دُعائیں بھی مانگتے رہنا چاہئے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　　　صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

عرشِ عُلٰی سے بھی اُوپر

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہم حضورِ اکرم، نورِ مجسم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی آسمانی سیر کا ایمان افروز تذکرہ سُن رہے تھے کہ جب آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم سِدرۃُ المنتھٰی سے آگے تنِ تنہا بڑھے اور بلندی کی طرف سفر فرماتے ہوئے مقامِ مُستَوٰی تک پہنچے تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے اُن قلموں کی چرچراہٹ سماعت فرمائی جن سے فِرِشتے روزانہ کے اَحکامِ الٰہیہ لکھتے ہیں۔ پھر مُستَوٰی سے آگے بڑھے تو عرش آیا، آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم اس سے بھی اُوپر تشریف لائے اور پھر وہاں پہنچے جہاں خُود ''کہاں'' اور ''کب'' بھی ختم ہو چکے تھے کیونکہ یہ الفاظ جگہ اور زمانے کے لئے بولے جاتے ہیں اور جہاں ہمارے حُضُورِ انور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم رونق اَفروز ہوئے وہاں جگہ تھی نہ زمانہ۔ اسی وجہ سے اسے لامکاں کہا جاتا ہے۔

اللہ کی رَحمت سے سَرور جا پہنچے دَنا کی مَنزِل پر اللہ کا جلوہ بھی دیکھا دِیدار کی لذّت پاتے ہیں
(وسائلِ بخشش مرمم، ص ۲۸۸)

یہاں اللہ رَبُّ الْعِزّت عَزَّوَجَلَّ نے اپنے پیارے محبوب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو وہ قربِ خاص عطا فرمایا کہ نہ کسی کو مِلا نہ ملے۔ حدیث شریف میں اس کے بیان کیلئے قَابَ قَوْسَیْن کے الفاظ استعمال کئے گئے ہیں۔[1] جنہیں اس وقت استعمال کیا جاتا ہے جب انتہائی قُرب اور نزدیکی بتانا مقصود ہوتا ہے۔

دیدارِ الٰہی اور ہم کلامی کا شَرَف

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سرکارِ دو عالم، نورِ مجسم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی شان و عظمت کا ایک نمایاں و روشن پہلو یہ بھی ہے کہ معراج کی رات آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے بیداری کی حالت میں سر کی آنکھوں سے اپنے پیارے ربّ عَزَّوَجَلَّ کا دیدار کیا جیسا کہ

حضرتِ سَیِّدُنا عبدُ اللہ بن الحارث سے روایت ہے کہ حضرت عبدُ اللہ بن عباس اور حضرت کَعبُ الاَحبار رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا ایک مجلس میں جمع ہوئے تو حضرت عبدُ اللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے فرمایا کہ کوئی کچھ بھی کہتا رہے لیکن ہم بنی ہاشم کے لوگ یہی کہتے ہیں کہ بِلاشُبہ حضرت محمد صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کو معراج میں دو(2) مرتبہ دیکھا۔ یہ سن کر حضرت کعبُ الاَحبار رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے اس زور کے ساتھ نعرہ مارا کہ پہاڑیاں گُونج اُٹھیں اور فرمایا کہ بے شک حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلام نے خدا سے کلام کیا اور حضرت محمد صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے خدا کو دیکھا۔[2] (رسولِ پاک، سیاحِ اَفلاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے عرش کے اوپر تشریف لے جانے اور بے حجاب ربّ عَزَّوَجَلَّ کا دیدار کرنے کے بارے

---

1 . . . بخاری، کتاب التوحید، باب قوله تعالی: وکلم اللّٰه...الخ، ۴/۵۸۱، حدیث:۷۵۱۷

2 . . . سیرتِ مصطفٰے، ص ۷۳۰

www.dawateislami.net

میں تفصیلی معلومات کیلئے فتاویٰ رضویہ جلد 30، صفحہ 637 پر رِسالے [1] کا مُطالعہ کیجئے۔)

یہ شاہ نے پائی سعادت ہے خالق نے عطا کی زیارت ہے جب ایک تجلی پڑتی ہے موسیٰ تو غش کھا جاتے ہیں

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۲۸۸)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اللہ کی عنایت	مرحبا	معراج کی عظمت	مرحبا	اَقْصٰی کی شوکت	مرحبا
بُراق کی قسمت	مرحبا	بُراق کی سُرعت	مرحبا	نبیوں کی اِمامت	مرحبا
آقا کی رِفعت	مرحبا	آسماں کی سِیاحت	مرحبا	مکینِ لامکاں کی عظمت	مرحبا

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مومن کی معراج

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سرکار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی عظمت کا ایک پہلو یہ بھی ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے جہاں اس رات اپنے پیارے حبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو معراج عطا فرمائی، وہیں آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے صدقے آپ کی اُمت کیلئے بھی معراج کا سامان کیا اور نماز جیسی عظیم عبادت کا عظیم تحفہ لامکان پر بُلا کر عطا فرمایا جو کہ مسلمانوں کیلئے معراج ہے جیسا کہ

مُفَسِّرِ قرآن حضرت علامہ اسماعیل حقّی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ بے شک نماز مومن کی معراج ہے۔[2] لٰہذا ہمیں چاہئے کہ اس عظیم تحفۂ اِلٰہی کی قدر کرتے ہوئے نمازوں کی ہمیشہ پابندی کریں، اس میں دُنیا و آخرت کی بے شُمار بھلائیوں کے ساتھ ساتھ ایک بہت زبردست فائدہ یہ بھی ہے کہ پانچ

1 ۔۔۔ مُنَبِّہُ الْمُنْیَۃ بِوُصُوْلِ الْحَبِیْبِ اِلَی الْعَرْشِ وَالرُّؤْیَۃ

2 ۔۔۔ روح البیان، پ۱۳، ابراھیم، تحت الآیۃ: ۴۰، ۴/۴۲۹

www.dawateislami.net

(5) نمازوں میں سے ہر نماز کا ثواب اللہ عَزَّوَجَلَّ اپنے فضل و کرم سے دس (10) گُنا عطا فرمائے گا، لہٰذا آج ہی سے نمازوں کی پابندی کی پکی نیت کر لیجئے کہ نیک کام کی صرف سچی نیت کرنے پر ہی ایک نیکی لکھ دی جاتی ہے اور اگر بعد میں اپنی اچھی نیت پر عمل کرتے ہوئے وہ نیک کام کر لیا جائے تو دس (10) نیکیاں لکھی جاتی ہیں، آیئے! معراج کی رات نمازوں کے فرض ہونے کے بارے میں، نمازوں کی فضیلت اور اچھی نیت کی برکت کے بارے میں سُنتے ہیں۔ چنانچہ

نماز کی فرضیت اور نیت کی اہمیت

حُضُورِ اَکرم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا کہ (معراج کی رات) اللہ عَزَّوَجَلَّ نے مجھ پر ایک دن اور رات میں پچاس (50) نمازیں فَرض کیں، جب میں حضرت مُوسٰی عَلَیْہِ السَّلَام کے پاس پہنچا تو اُنہوں نے کہا: آپ کے رَبّ عَزَّوَجَلَّ نے آپ کی اُمَّت پر کیا فَرض کِیا ہے؟ میں نے کہا: ہر دن رات میں پچاس (50) نمازیں فَرض فرمائی ہیں۔ حضرت مُوسٰی عَلَیْہِ السَّلَام نے کہا: اپنے رَبّ عَزَّوَجَلَّ کے پاس جا کر اِن نمازوں کو کم کروالیجئے، آپ کی اُمَّت پچاس (5) نمازیں نہ پڑھ سکے گی کیونکہ میں بنی اِسرائیل کو آزما چُکا ہوں، (اُن پر دن رات میں صرف دو (2) نمازیں فرض تھیں جنہیں وہ ادا نہ کرسکے تو آپ کی اُمت پچاس (50) نمازیں کیسے ادا کرے گی۔ ہمارے پیارے آقا، مکی مدنی مُصْطَفٰے، شبِ اَسری کے دولہا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم فرماتے ہیں کہ) میں اپنے رَبّ عَزَّوَجَلَّ کے پاس لَوٹ کر گیا اور عَرض کی: اے میرے رَبّ عَزَّوَجَلَّ! میری اُمَّت پر کچھ آسانی فرما، اللہ عَزَّوَجَلَّ نے پانچ (5) نمازیں کم کر دیں، میں مُوسٰی عَلَیْہِ السَّلَام کے پاس پہنچا اور کہا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے پانچ (5) نمازیں کم کر دی ہیں۔ حضرت مُوسٰی عَلَیْہِ السَّلَام نے کہا آپ کی اُمَّت اِتنی نمازیں بھی نہ پڑھ سکے گی جایئے اور جا کر مزید کمی کا سُوال کیجئے، رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: حضرت

www.dawateislami.net

مُوسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کے پاس سے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بار گاہ میں جانے آنے کا سِلسِلہ جاری رہا(یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بار گاہ سے ہر بار نمازوں میں کچھ کمی کر دی جاتی مگر اس کے باوُجُود حضرت مُوسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام مزید کمی کروانے کے لئے مجھے دوبارہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بار گاہ میں بھیجتے رہے) حتّٰی کہ (جب صِرف پانچ(5) نمازیں رہ گئیں) اللہ عَزَّوَجَلَّ نے فرمایا: اے محمد (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ)! دن اور رات کی یہ پانچ (5) نمازیں ہیں اور اِن میں سے ہر نماز کا دس (10) گُنا اَجْر ملے گا لہٰذا (اَجْر و ثواب کے اعتبار سے) یہ پچاس (5) نمازیں ہو جائیں گی، اور (مَزِید فَضْل وکَرَم یہ ہے کہ) جو شَخْص نیک کام کی نِیَّت کرے پھر وہ نیک کام نہ کر پائے تو اُس کے لئے (صِرف اچھی نِیَّت کی وجہ سے) ایک نیکی لکھ دی جائے گی اور اگر وہ اُس نیکی کو کر گُزرے تو دس(10) نیکیاں لکھی جائیں گی۔[1]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمیں بھی چاہیے کہ ہر نیک و جائز کام سے پہلے اچھی اچھی نیتیں کر لیا کریں تاکہ اُس کام کو کرنے سے پہلے ہی اجر و ثواب کا انبار لگنا شروع ہو جائے، اللہ عَزَّوَجَلَّ کا کروڑہا کروڑ احسان ہے کہ اُس نے ہمیں دعوتِ اسلامی جیسا پیارا پیارا مدنی ماحول اور شیخِ طریقت، امیر اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ جیسی عظیم ہستی عطا فرمائی، جنہوں نے نہ صرف اپنے مریدوں اور عقیدت مندوں کے لئے بلکہ تمام مسلمانوں کی خیر خواہی کیلئے اچھی اچھی نیتوں کے بارے میں انتہائی انوکھا اور منفرد رسالہ **"ثواب بڑھانے کے نُسخے"** تحریر فرمایا ہے، جس کی مدد سے ہم مختلف قسم کے نیک اور جائز کاموں سے پہلے اچھی اچھی نیتیں کر کے بہت زیادہ اجر و ثواب حاصل کر سکتے ہیں۔

آیئے نیت کرتے ہیں کہ آج کے بعد میری کوئی نماز قضا نہیں ہو گی۔۔۔ نمازوں کی پابندی کا خُوب خیال رکھوں گا۔۔۔ رمضان کے فرض روزوں کا پابندی سے اہتمام کروں گا۔۔۔ نہ غیبت کروں گا نہ غیبت سُنوں گا، 12 مدنی کاموں میں عملی طور پر شامل ہوا کروں گا۔۔۔ مسجد بھرو تحریک میں اپنا حصہ

1۔۔۔ مسلم، کتاب الایمان، باب الاسراء۔۔۔ الخ، ص۸۷، حدیث: ۴۱۱

www.dawateislami.net

شامل کرنے کے لئے فجر میں صدائے مدینہ بھی لگاؤں گا۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ

اچھی اچھی نیّتوں کا، ہو خُدا جذبہ عطا بندۂ مُخلِص بنا، کر عَفْو میری ہر خَطا

(ثواب بڑھانے کے نسخے، ص ۲)

"صدائے مدینہ"

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مسلمانوں کو ایک دوسرے کی اصلاح کی کوشش کرنے کا ذہن دینے، ان کے دلوں میں نماز کی اہمیت بیدار کرنے، جہنَّم میں لے جانے والے اعمال سے بچنے اور جنّت میں لے جانے والے اعمال کرنے کا ایک بہترین ذریعہ 12 مدنی کاموں میں عملی طور پر حصہ لینا بھی ہے، 12 مدنی کاموں میں سے ایک مدنی کام "**صدائے مدینہ**" بھی ہے۔ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول میں نمازِ فجر کے لئے مسلمانوں کو جگانا "**صدائے مدینہ لگانا**" کہلاتا ہے اور مسلمانوں کو نمازوں کا پابند بنانے اور خاص کر نمازِ فجر ادا کرنے کا عادی بنانے میں **صدائے مدینہ** کا بہت اَہم کردار ہے، لہٰذا ہمیں صدائے مدینہ لگانے کی سعادت ضرور ضرور حاصل کرنی چاہئے۔ نمازِ فجر کیلئے مسلمانوں کو جگانا ہمارے پیارے، آقا مکی مدنی مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے مُبارک عمل سے بھی ثابت ہے۔ چُنانچِہ

ایک انصاری صحابی حضرتِ سیِّدُنا ابو بکرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: ایک مرتبہ میں سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ نمازِ فجر کیلئے نکلا تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم جس سوتے ہوئے شخص کے پاس سے گزرتے اُسے نماز کیلئے آواز دیتے یا اپنے قدم مُبارک سے اُسے ہِلاتے۔[1] لہٰذا کوشش کرکے روزانہ فجر کی اذان کے بعد صدائے مدینہ لگانے کا معمول بنالیجئے۔ آیئے ترغیب کیلئے صدائے مدینہ لگانے کی برکتوں سے مالامال ایک ایمان افروز مدنی بہار سُنتے ہیں۔

---

1 ...ابوداؤد، کتاب التطوع، باب الاضطجاع بعدھا، ۲/۳۳، حدیث: ۱۲۶۴

www.dawateislami.net

صدائے مدینہ دکھائے مدینہ

ٹھینگ موڑ (قصور، پنجاب پاکستان) کے علاقے اِلٰہ آباد کے مقیم اسلامی بھائی کے بیان کا خلاصہ ہے: اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ میں دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ تو تھا لیکن مدنی کاموں کے سلسلے میں سُستی کا شکار تھا۔ حُسنِ اتفاق سے محرم الحرام 1431 ھ بمطابق جنوری 2010ء کو دعوتِ اسلامی کے ڈویژن مشاورت کے ذمہ دار اسلامی بھائی سے ملاقات کا شرف حاصل ہوا، جب انہیں میری مدنی کاموں میں دلچسپی نہ لینے کا علم ہوا تو انفرادی کوشش کرتے ہوئے نہ صرف مدنی کام کرنے کا ذہن دیا بلکہ صدائے مدینہ کی پابندی کرنے کی ترغیب بھی دلائی اور اس ضمن میں انہوں نے مجھے شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا فرمان **"صدائے مدینہ دکھائے مدینہ"** بھی سنایا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ میرا ذہن بن گیا اور حاضریٔ مدینہ کی اُمید پر اگلے ہی دن سے میں نے اس پر عمل شروع کر دیا۔ صدائے مدینہ کیا لگانی شروع کی مجھ پر تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا کرم ہو گیا۔ میرے تو وارے ہی نیارے ہو گئے، قسمت کا ستارا یوں چمکا کہ اسی سال مجھے بارگاہِ مصطفےٰ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی حاضری کا شرف حاصل ہو گیا۔ کرم بالائے کرم یہ کہ صدائے مدینہ کی برکت سے میرے بڑے بھائی کو بھی حج کی سعادت نصیب ہو گئی۔

"صدائے مدینہ" دُوں روزانہ صدقہ ابو بکر و فاروق کا یا اِلٰہی

(وسائلِ بخشش مرمم، ص ۱۰۳)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آیئے سفر معراج میں حضورِ اکرم، نورِ مجسم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مزید عظمت سُنتے ہیں چنانچہ معراج شریف میں عظمتِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا ایک پہلو

www.dawateislami.net

یہ بھی ہے اللہ عَزَّوَجَلَّ نے معراج کی رات اپنے پیارے حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے صدقے اپنے مُقرَّب فرشتوں کی مُدّتوں پرانی اُلجھنوں اور مشکلوں کو دُور فرمادیا۔ چنانچہ

منقول ہے کہ بڑے درجے کے فرشتے چار ہزار (4000) سال سے چار (4) مسائل میں غور و فکر کر رہے تھے لیکن اس کے باوجود وہ مسائل اُن بڑے فرشتوں سے حل نہیں ہو سکے، جب حضورِ اکرم، نورِ مجسم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم دُنیا میں تشریف لائے تو ان فرشتوں کو یقین ہو گیا کہ یہ مشکل مسائل آپ سے ہی حل ہو سکیں گے۔ لہٰذا ان سب فرشتوں نے اپنی مشکل حل کروانے کے لئے انتہائی عاجزی اور انکساری کے ساتھ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں درخواست کی تو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اپنے حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کو اپنی طرف بُلایا اور اپنے قُرب اور ہمکلامی کی نعمت عطا فرمائی، پیارے آقا، مکی مدنی مُصطفٰے، شبِ اَسری کے دولہا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا کہ میں نے اپنے رَبّ عَزَّوَجَلَّ کو نہایت ہی حسین صورت میں دیکھا، اللہ عَزَّوَجَلَّ نے فرمایا: اے محبوب! وہ کون سے مسائل ہیں جن میں بڑے مرتبے والے فرشتے اُلجھے ہوئے ہیں؟ میں نے عرض کی اے میرے رَبّ عَزَّوَجَلَّ! تُو خُوب جانتا ہے کہ وہ کون سے مسائل ہیں، اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اپنا بے مثل دستِ قدرت میرے دونوں کندھوں کے درمیان رکھا تو اس کی ٹھنڈک کا اثر میں نے اپنے سینے میں پایا۔ اس کے بعد (اللہ عَزَّوَجَلَّ نے دوبارہ) فرمایا: اے محبوب وہ کون سے مسائل ہیں جن میں بڑے مرتبے والے فرشتے غور و فکر کر رہے ہیں (اور اُنہیں حل نہیں کر پا رہے)؟ میں نے عرض کی: فرشتے چار چیزوں کے بارے میں غور و فکر کر رہے ہیں: (1) کَفّارات (2) مُنْجِیات (3) دَرَجات اور (4) مُہْلِکات۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے فرمایا: اے میرے محبوب تم نے سچ کہا، پھر اللہ عَزَّوَجَلَّ نے فرشتوں سے فرمایا: اے میرے فرشتو! تمہیں اپنی مشکل حل کروانے کا موقع مل گیا لہٰذا اپنا سوال بیان کرو۔ چنانچہ حضرت عزرائیل عَلَیْہِ السَّلَام نے عرض کی: کَفَّارَات کیا ہیں؟ (یعنی وہ کون سے افعال ہیں جن کے سبب اللہ عَزَّوَجَلَّ

www.dawateislami.net

بندوں کے گُناہوں کو مٹا دیتا ہے) حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: وہ تین کام ہیں۔ ایک یہ کہ سخت سردی میں وضو کا پورا کرنا (یعنی تمام اعضائے وضو پر پورے طور پر پانی پہنچانا تاکہ وضو کامل ہو جائے) دوسرا یہ کہ نماز کو باجماعت ادا کرنے کی نیت سے پیدل چل کر جانا، تیسرا یہ کہ ایک نماز کی ادائیگی کے بعد دوسری نماز کا انتظار کرنا (یہ تینوں عمل گُناہوں کو مٹانے کا ذریعہ ہیں)۔ پھر حضرت میکائیل عَلَیْہِ السَّلَام نے عرض کی: دَرَجات کیا ہیں؟ (یعنی وہ کون سے کام ہیں جن سے انسان کے درجے بلند ہوں) حضورِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: اللہ عَزَّوَجَلَّ کی خوشنودی کیلئے بھوکوں کو کھانا کھلانا، سلام کو لوگوں میں عام کرنا اور رات کے وقت نفل نماز پڑھنا جب لوگ سوئے ہوئے ہوں۔ (یہ تینوں اعمال بارگاہِ الٰہی عَزَّوَجَلَّ میں دَرَجات کی بلندی کا باعث ہیں) پھر حضرت جبرئیل عَلَیْہِ السَّلَام نے عرض کی: مُنْجِیَات کیا ہیں؟ (یعنی وہ کون سے کام ہیں جن پر عمل کرنے سے عذاب سے نجات ملتی ہے) حضورِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: ظاہری اور پوشیدہ حالات میں اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ڈرنا، تنگدستی اور خُوشحالی ہر حال میں میانہ روی اختیار کرنا اور غُصّے اور نرمی دونوں حالتوں میں عدل و انصاف کرنا۔ (یہ تینوں کام نجات کا سبب ہیں) پھر حضرت عزرائیل عَلَیْہِ السَّلَام نے عرض کی: مُھْلِکَات کیا ہیں؟ (یعنی وہ کون سے کام ہیں جنہیں کرنے سے انسان ہلاکت میں پڑ جاتا ہے) حضورِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: ایک یہ کہ بُخْل کی اطاعت کی جائے۔ (یعنی بخل جس طرح حکم دے اس پر عمل کرتے ہوئے کنجوسی سے کام لیا جائے) دوسرا یہ کہ خواہشِ نفس کی پیروی کی جائے۔ تیسرا یہ کہ انسان اپنے آپ کو دوسروں سے اچھا گمان کرے۔ (یہ تینوں کام ہلاکت کا باعث ہیں) پھر اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ارشاد فرمایا: میرے حبیب نے سچ کہا۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

---

1 . . . بريقة محمودية شرح طريقة محمدية، ٢/٢٩٦ ملخصاً

www.dawateislami.net

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سُنا آپ نے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ہمارے پیارے آقا، مکی مدنی مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو کیسی کیسی خُصوصی عظمتوں سے نوازا، ہمیں چاہئے کہ ہم ہر دم نہ صرف حضورِ اکرم، نورِ مجسم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی عظمتوں کے گیت گاتے رہیں بلکہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے اپنی سچی محبت کے اظہار کیلئے سُنّتوں پر خُوب خُوب عمل، گناہوں سے نفرت اور نیک اعمال کی کثرت کرتے ہوئے اپنی بقیہ زندگی بسر کریں۔ یاد رہے! معراج کی رات پیارے مصطفےٰ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے جنت میں جہاں مطیع وفرمانبردار بندوں پر ہونے والے انعاماتِ الٰہیہ کا مُشَاہدہ فرمایا، وہیں جہنم میں نافرمانوں کو قہرِ الٰہی میں گِرِفتار بھی دیکھا، جو اپنے گناہوں کے سبب انتہائی دردناک عذابات میں مبتلا تھے، آیئے! عبرت کیلئے ان میں سے چند عذابوں کے متعلق سنتے ہیں، چنانچہ

اپنا ہی گوشت کھانے والے لوگ

مِعْرَاج کی رات سرورِ کائنات، شاہِ مَوجُودات صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا گزر کچھ ایسے لوگوں پر ہوا جن پر کچھ اَفراد مُقَرَّر تھے، اِن میں سے بعض افراد نے اُن لوگوں کے جبڑے کھول رکھے تھے اور بعض دوسرے اَفراد اُن کا گوشت کاٹتے اور خون کے ساتھ ہی اُن کے منہ میں دھکیل دیتے۔ پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے دَرْیَافت فرمایا کہ اے جبریل! یہ کون لوگ ہیں؟ عرض کی: یہ لوگوں کی غیبتیں اور اُن کی عیب جوئی کرنے والے ہیں۔ [1]

پیٹوں میں سانپ

سرورِ ذیشان، محبوبِ رحمٰن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: معراج کی رات میں کچھ

([1])... مسند الحارث، کتاب الایمان، باب ما جاء فی الاسراء، ۱/۱۷۲، الحدیث: ۲۷.

www.dawateislami.net

لوگوں کے پاس آیا جن کے پیٹ مکانوں کی طرح (بڑے بڑے) تھے اور ان کے اندر سانپ باہر سے نظر آرہے تھے۔ میں نے پوچھا: اے جبرائیل! یہ کون لوگ ہیں؟ کہا: یہ سُود خور ہیں۔[1]

سر کچلے جانے کا عذاب

معراج کی رات آپ صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ایسے لوگوں کے پاس تشریف لائے جن کے سر پتھروں سے کُچلے جارہے تھے، ہر بار کُچلے جانے کے بعد وہ پہلے کی طرح درست ہوجاتے تھے اور (دوبارہ کچل دیئے جاتے)، اس مُعامَلے میں ان سے کوئی سُستی نہ برتی جاتی تھی۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حضرتِ جبرائیل عَلَیْہِ السَّلَام سے دَرْیَافت فرمایا: اے جبرائیل! یہ کون لوگ ہیں؟ عرض کی: یہ وہ لوگ ہیں جن کے سر نماز سے بوجھل ہوجاتے تھے۔[2]

آگ کی شاخوں سے لٹکے ہوئے لوگ

مِعْرَاج کی شب نبیوں کے سردار، رسولوں کے سالار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے دوزخ میں کچھ ایسے لوگ بھی دیکھے جو آگ کی شاخوں سے لٹکے ہوئے تھے۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے دَرْیَافت فرمایا: اے جبریل! یہ کون لوگ ہیں؟ عرض کی: یہ وہ لوگ ہیں جو دنیا میں اپنے والِدَین کو گالیاں دیتے تھے۔[3]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سنا آپ نے کہ ہمارے پیارے آقا، معراج کے دولہا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی

([1])...سنن ابن ماجة، كتاب التجارات، باب التغليظ في الربا، ص٣٦٣، الحديث: ٢٢٧٣.

([2])...مجمع الزوائد، كتاب الايمان، باب منه في الاسراء، ١/٩٢، الحديث: ٢٣٥.

([3])...الزواجر، كتاب النفقات على الزوجات...الخ، الكبيرة الثانية بعد الثلاثمائة، ٢/١٢٥.

عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے جہنم جن لوگوں کو مبتلائے عذاب دیکھا ان میں غیبت کرنے والے، سُود کھانے والے، بے نمازی اور والدین کو گالیاں دینے والے بھی شامل تھے۔ ہمیں بھی چاہیے کہ آج سچے دل سے گناہوں سے توبہ کرکے اپنی بقیہ زندگی نیکیوں میں بسر کرنے کی نیت کریں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اعتکاف کی ترغیب:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! گُناہوں سے بچنے کا ایک بہترین ذریعہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ ہونا، ہر ماہ 3 دن کے مدنی قافلے میں سفر، مدنی انعامات پر عمل اور دعوتِ اسلامی کے تحت پورے ماہِ رمضان یا آخری عشرے کے اعتکاف میں شرکت کرنا بھی ہے۔ عاشقانِ رمضان کیلئے خوشخبری ہے کہ اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ ماہِ رَمَضانُ الْمُبارَک کی آمد آمد ہے اور اس ماہِ مُبارَک کی برکتوں کے تو کیا کہنے! اس ماہِ رحمت میں عبادت و تلاوت اور ذِکر و دُرُود کی کثرت کرکے اپنے نامۂ اعمال میں کثیر نیکیاں لکھوانے کے مَواقع بہت بڑھ جاتے ہیں۔ ہمیں بھی چاہیے کہ گُناہوں سے خُود کو بچانے اور دن رات نیکیوں میں بسر کرنے کیلئے دعوتِ اسلامی کے تحت پورے ماہِ رمضان کے اِعْتکاف میں شرکت کی نہ صرف خود نِیَّت کریں بلکہ دیگر اسلامی بھائیوں پر بھی اِنْفرادی کوشش کرکے انہیں بھی تیار کریں۔ فرمانِ مُصطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہے: مَنِ اعْتَکَفَ اِیْمَانًا وَّاحْتِسَابًا غُفِرَلَہ مَاتَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِہٖ یعنی جس شخص نے ایمان کے ساتھ ثواب حاصل کرنے کی نیّت سے اعتِکاف کیا، اس کے پچھلے تمام گُناہ بخش دیئے جائیں گے۔" (جامع صغیر ص۵۱۶ الحدیث ۸۴۸۰)

www.dawateislami.net

یا خدا ماہِ رمضاں کے صدقے سچّی توبہ کی توفیق دیدے
نیک بن جاؤں جی چاہتا ہے یا خدا تجھ سے میری دُعا ہے

(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص136)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہوسکے تو ہر سال ورنہ زِندگی میں کم اَزْ کم ایک بار تو پورے ماہِ رَمضانُ المبارک کا اِعتکاف کرہی لینا چاہیے۔ ہمارے پیارے آقا، میٹھے میٹھے مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم خصُوصاً رَمضان شریف میں عبادت کا خُوب اہتِمام فرمایا کرتے۔ چُونکہ ماہِ رَمضان ہی میں شبِ قَدْر کو بھی پوشیدہ رکھا گیا ہے، لہٰذا اس مُبارَک رات کو تلاش کرنے کیلئے آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ایک بار پُورے ماہِ مبارَک کا اعتِکاف فرمایا۔ اوریُوں بھی مسجِد میں رہنا بہُت بڑی سَعادَت ہے اور مُعتکِف کی تو کیا بات ہے کہ رِضائے الٰہی عَزَّوَجَلَّ پانے کیلئے اپنے آپ کو تمام مَشاغِل سے فارِغ کرکے مسجِد میں ڈیرے ڈال دیتا ہے۔ فتاویٰ عالمگیری میں ہے، "اعتِکاف کی خوبیاں بالکل ہی ظاہِر ہیں، کیونکہ اس میں بندہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا حاصل کرنے کیلئے مکمّل طور پر اپنے آپ کو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عبادت میں مصروف کر دیتا ہے اور دُنیا کی ان تمام مصروفیات سے کنارہ کَش ہوجاتا ہے جو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے قُرب کی راہ میں حائل ہوتے ہیں اور مُعتکِف کے تمام اَوقات حقیقۃً یا حکماً نَماز میں گزرتے ہیں۔ (کیونکہ نَماز کا انتِظار کرنا بھی نَماز کی طرح ثواب رکھتا ہے) اوراعتِکاف کا اَصل مقصد جماعت کے ساتھ نَماز کا انتِظار کرنا ہے اور مُعتکِف ان (فِرشتوں) سے مُشابَہت رکھتا ہے جو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے حکم کی نافرمانی نہیں کرتے اور جو کچھ انہیں حکم ملتا ہے اُسے بجالاتے ہیں اوران کے ساتھ مُشابَہت رکھتا ہے جو شب و روز اللہ عَزَّوَجَلَّ کی تسبیح (پاکی) بیان

www.dawateislami.net

کرتے رہتے ہیں اور اس سے اُکتاتے نہیں۔ (فتاویٰ عالمگیری ج ۱ص ۲۱۲)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے دَورانِ اِعتکاف نیکیاں کرنے کے کس قدر مَواقع ملتے ہیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کے تحت رَمضانُ الْمُبارَک میں اعتکاف کے نظام کو مُنَظَّم کرنے کیلئے کئی مجالس و ذمہ داران کا باقاعدہ تقرر کیا جاتا ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ نہ صرف پاکستان بلکہ دُنیا بھر کے مختلف ممالک کی سینکڑوں مساجِد میں پورے ماہِ رَمضانُ المبارَک اور آخِری عَشرہ میں اِجتِماعی اِعتِکاف کا اہتمام کیا جاتا ہے۔ اِن میں ہزارہا اسلامی بھائی مُعتَکِف ہو کر پنج وقتہ نماز باجماعت اَدا کرنے کے ساتھ ساتھ دیگر نفل عبادات کی سعادت بھی پاتے ہیں، اس کے علاوہ اعتکاف میں وُضو و غسل، نماز و روزہ اور دیگر شرعی مسائل بھی سکھائے جاتے ہیں اور روزانہ 2 مدنی مُذاکروں کے ذریعے شیخِ طریقت، امیرِ اہلسُنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ سے کئے گئے سُوالات کے دِلچسپ اور علم و حکمت سے بھرپُور جوابات سے معلومات کا ڈھیروں خزانہ بھی ہاتھ آتا ہے۔ نیز کئی مُعتَکِفین رَمضانُ المبارَک ختم ہونے پر چاند رات ہی سے عاشقانِ رسول کے ساتھ سُنّتوں کی تربیت کے مَدَنی قافلوں کے مُسافِر بن جاتے ہیں۔ کئی خوش نصیب عاشقانِ رمضان مختلف مدنی کورسز مثلاً "**اِصلاحِ اعمال کورس**، **12 مدنی کام کورس**، **فیضانِ نماز کورس**، **اِمامت کورس**، **مُدرس کورس**" وغیرہ کرنے کی بھی سعادت حاصل کرتے ہیں۔

رحمتِ حق سے دامن تم آکر بھرو مَدَنی ماحول میں کر لو تم اعتکاف
سُنَّتیں سیکھنے کے لیے آؤ تم مَدَنی ماحول میں کر لو تم اعتکاف
فضلِ ربّ سے گناہوں کی کالک دُھلے مَدَنی ماحول میں کر لو تم اعتکاف
نیکیوں کا تمھیں خوب جذبہ ملے مَدَنی ماحول میں کر لو تم اعتکاف
بھائی گر چاہتے ہو "نمازیں پڑھوں" مَدَنی ماحول میں کر لو تم اعتکاف

www.dawateislami.net

نیکیوں میں تمنّا ہے "آگے بڑھوں" مَدَنی ماحول میں کر لو تم اعتکاف
تم کو راحت کی نعمت اگر چاہیے مَدَنی ماحول میں کر لو تم اعتکاف

(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص640)

مدنی عطیات کی ترغیب

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دعوتِ اسلامی تبلیغِ قرآن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی مسجد بھرو تحریک ہے، جس کا مدنی پیغام اب تک کم و بیش **200 سے زائد ممالک** میں پہنچ چکا ہے، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی خدمتِ دِین کے **100 سے زائد شعبہ جات** میں مدنی کام کررہی ہے، صرف **جامعۃ المدینہ** (للبنین و للبنات)، **مدرسۃ المدینہ** (للبنین وللبنات) اور **مدنی چینل** کے سالانہ اخراجات کروڑوں نہیں اربوں روپے میں ہیں۔ **جامعۃ المدینہ** کے ذریعے اب تک ہزاروں عُلمائے کرام تیار ہوئے اور اپنی خدمات کو مختلف شعبہ جات میں پیش کرکے دِینِ اسلام کی سربُلندی میں اپنا حصہ شامل کیے ہوئے ہیں، اِسی طرح "**مدرسۃ المدینہ**" سے **تقریباً 69100** (اُنہتّر ہزار ایک سو) مدنی مُنّوں اور مدنی مُنّیوں نے **حفظِ قرآن** اور **تقریباً 195242** (ایک لاکھ پچانوے ہزار دوسو بیالیس) نے **ناظرہ قرآن** پڑھنے کی سعادت حاصل کی، ہر سال ماہِ رمضان میں نمازِ تراویح میں ہزاروں حُفّاظ قرآنِ کریم (مُصلّٰی) سُننے / سُنانے کی سعادت حاصل کرتے ہیں۔ گزشتہ سال بھی ان دونوں شعبہ جات کے ہزاروں حُفّاظِ کرام نے ملک و بیرونِ ملک نمازِ تراویح میں قرآنِ کریم (مُصلّٰی) سُننے / سُنانے کی سعادت حاصل کی تھی۔

دعوتِ اسلامی کے مدنی کاموں کے لیے زکوٰۃ، صدقات، مدنی عطیات دینے کے ساتھ ساتھ اپنے رِشتے داروں، پڑوسیوں، دوستوں پر اِنفرادی کوشش کرکے انہیں بھی راہِ خدا میں خرچ کرنے کے فضائل بتا کر مدنی عطیات جمع کیجیے۔

آیئے ہم بھی راہِ خدا میں خرچ کرنے کا جذبہ پانے کے لیے صدقے کے فضائل پر چند احادیثِ مبارکہ سنتے ہیں۔

1. صَدقہ بُرائی کے 70 دروازے بند کرتا ہے۔[1]

2. ہر شخص (بروزِ قِیامت) اپنے صَدقے کے سائے میں ہو گا یہاں تک کہ لوگوں کے درمیان فیصلہ فرمادیا جائے۔[2]

3. بے شک صَدقہ کرنے والوں کو صَدقہ قبر کی گرمی سے بچاتا ہے اور بلاشبہ مسلمان قیامت کے دن اپنے صَدقہ کے سائے میں ہو گا۔[3]

4. بیشک صَدقہ ربّ کے غضب کو بجھاتا اور بُری موت کو دفع کرتا ہے۔[4]

5. صبح سویرے صَدقہ دو کہ بلا صَدقہ سے آگے قدم نہیں بڑھاتی۔[5]

6. بے شک مسلمان کا صَدقہ عمر بڑھاتا اور بُری موت کو روکتا ہے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کی برکت سے صَدقہ دینے والے سے تَکَبُّر وتَفَاخُر (بڑائی اور فخر کرنے کی بُری عادت) دور کر دیتا ہے۔[6]

7. جو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا کی خاطِر صَدقہ کرے تو وہ (صَدقہ) اس کے اور آگ کے درمیان پردہ

---

1. المعجم الکبیر، ۴/ ۲۷۴، حدیث: ۴۴۰۲
2. المعجم الکبیر، ۱۷/ ۲۸۰، حدیث: ۷۷۱
3. شُعَبُ الایمان، باب الزکاۃ، التحریض علی صدقۃ التطوع، ۳/ ۲۱۲، حدیث: ۳۳۴۷
4. ترمذی، کتاب الزکاۃ، باب ماجاء فی فضل الصدقۃ، ۲/ ۱۴۶، حدیث: ۶۶۴
5. شُعَبُ الایمان، باب فی الزکاۃ، التحریض علی صدقۃ التطوع، ۳/ ۲۱۴، حدیث: ۳۳۵۳
6. المعجم الکبیر، ۱۷/ ۲۲، حدیث: ۳۱

www.dawateislami.net

بن جاتا ہے۔[1]

8. نماز (ایمان کی) دلیل ہے اور روزہ (گناہوں سے) ڈھال ہے اور صَدقہ خطاؤں کو یوں مٹادیتا ہے جیسے پانی آگ کو۔[2]

امام اہلسنّت مولانا شاہ احمد رضا خان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فتاویٰ رضویہ جلد23، صفحہ 152 پر فضائلِ صدقات کی احادیث ذکر فرماکر ان فضائل کا 25 مدنی پھولوں میں اس طرح احاطہ فرماتے ہیں: ان حدیثوں سے ثابت ہوا کہ جو مسلمان اس عمل میں نیک نیت پاک مال سے شریک ہوں گے انہیں کرمِ الٰہی و انعامِ حضرتِ رسالت پناہی تَعالیٰ ربُّہ، وَتکرَّمَ و صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم (یعنی اللہ عزَّوَجلَّ کے کرم اور بارگاہِ رسالت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم سے ملنے والے انعام کی برکت) سے **25 فائدے** ملنے کی اُمید ہے:

(۱) بِاِذْنِہٖ تَعَالٰی (اللہ عزَّوَجلَّ کی عطا سے) بُری موت سے بچیں گے، ستّر (70) دروازے بُری موت کے بند ہوں گے۔ (۲) عُمریں زیادہ ہوں گی۔ (۳) ان کی گنتی بڑھے گی۔ (۴) رِزق کی وُسعت، مال کی کثرت ہوگی، اس کی عادت سے کبھی محتاج نہ ہوں گے۔ (۵) خیر و برکت پائیں گے۔ (۶) آفتیں بلائیں دور ہوں گی، بُری قضا ٹلے گی، ستّر (70) دروازے بُرائی کے بند ہوں گے، ستّر (70) قسم کی بلا دُور ہوگی۔ (۷) ان کے شہر آباد ہوں گے۔ (۸) شکستہ حالی دور ہوگی۔ (۹) خوفِ اندیشہ زائل اور اطمینانِ خاطر حاصل ہوگا۔ (۱۰) مددِ الٰہی شامل ہوگی۔ (۱۱) رحمتِ الٰہی ان کے لیے واجب ہوگی۔ (۱۲) ملائکہ اُن پر درود بھیجیں

---

1. مجمع الزوائد، کتاب الزکاۃ، باب فضل الصدقۃ، ۳/ ۲۸۶، حدیث: ۴۶۱۷
2. ترمذی، ابواب السفر، باب ماذُکر فی فضل الصلاۃ، ۲/ ۱۱۸، حدیث: ۶۱۴

www.dawateislami.net

گے۔(۱۳) رضائے الٰہی کے کام کریں گے۔(۱۴) غضبِ الٰہی ان پر سے زائل ہو گا۔(۱۵) ان کے گناہ بخشے جائیں گے، مغفرت ان کے لئے واجب ہو گی، اُن کے گناہوں کی آگ بجھ جائے گی۔(۱۶) خدمتِ اہل دین میں صدقہ سے بڑھ کر ثواب پائیں گے۔(۱۷) غلام آزاد کرنے سے زیادہ اجر لیں گے۔(۱۸) ان کے ٹیڑھے کام درست ہوں گے۔(۱۹) آپس میں محبتیں بڑھیں گی جو ہر خیر و خوبی کی مُتّبِع (یعنی پیروی کرتی یا اس کے پیچھے پیچھے چلی آتی) ہیں۔(۲۰) تھوڑے صَرف میں بہت کا پیٹ بھرے گا کہ تنہا کھاتے تو دونا اُٹھتا۔(۲۱) اللہ عَزَّوَجَلَّ کے حضور درجے بلند ہوں گے۔(۲۲) مولیٰ تبارک و تعالیٰ ملائکہ سے ان کے ساتھ مباہات (فخر) فرمائیگا۔(۲۳) روزِ قیامت دوزخ سے امان میں رہیں گے، آتشِ دوزخ ان پر حرام ہو گی۔(۲۴) آخرت میں احسانِ الٰہی سے بہرہ مند ہوں گے کہ نہایتِ مقاصد و غایتِ مرادات ہے۔(۲۵) خدا عَزَّوَجَلَّ نے چاہا تو اس مبارک گروہ میں ہوں گے جو حضور پُرنور سید عالم سرورِ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وسلَّم کی نعلِ اقدس کے تَصَدُّق میں سب سے پہلے داخلِ جنّت ہو گا۔

(فتاویٰ رضویہ، رسالہ: رادُّ القحط والوباء بدعوۃ الجیران ومواساۃ الفقراء، ج۲۳، ص۱۵۲)

لنگرِ رضویہ میں حصہ لیجئے:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول میں ملک و بیرونِ ملک ہر سال ہزاروں عاشقانِ رسول پورے ماہِ رمضان اور آخری عشرے کے اِعتکاف کی سعادت حاصل کرتے ہیں، ان عاشقانِ رسول کے لیے "لنگرِ رضویہ" (سحری وافطار) کا بہت بڑا اِنتظام کیا جاتا ہے تاکہ یہ عاشقانِ رسول دِلجمعی کے ساتھ علمِ دین کے مدنی حلقوں اور مدنی مذاکروں میں بھرپور توجہ کے ساتھ

www.dawateislami.net

شرکت کر سکیں۔ لنگرِ رَضویہ کی مد میں کروڑوں روپے کے اخراجات ہوتے ہیں ،اس کارِ خیر میں بھی کئی عاشقانِ رسول اپنا حصہ شامل کرتے ہیں،اس سال بھی اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ ملک وبیرونِ ملک سینکڑوں مقامات پر پورے ماہ اور آخری عشرے کا اعتکاف ہو گا، جس میں ہزاروں عاشقانِ رمضان،ماہِ رمضان کی مبارک ساعتوں سے برکتیں لُوٹنے کی سعادت حاصل کریں گے۔ تمام عاشقانِ رسول رضائے اِلٰہی اور دیگر اچھی اچھی نیّتوں کے ساتھ **"لنگرِ رضویہ"** کی مد میں اپنا حصہ شامل کرنے کی نیّت فرما لیجئے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آج ستائیسویں(27ویں)شب ہے اور کل ستائیسویں کا دن ہو گا،اس دن یعنی 27رجب کے روزے کی بہت زِیادہ فضلیت ہے:**"جو کوئی خوش نصیب 27رجب کا روزہ رکھتا ہے،اُسے 60ماہ کے روزوں کا ثواب ملتا ہے"**۔(کفن کی واپسی،ص8)

100سال کے روزوں کا ثواب

27ویں رَجَب شریف کے روزے کی بڑی فضیلت ہے، **اللہ کے محبوب، دانائے غُیُوب** صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ ذِیشان ہے: **"رجب میں ایک دن اور رات ہے جو اُس دن روزہ رکھے اور رات کو قیام (عبادت) کرے تو گویا اُس نے 100 سال کے روزے رکھے، 100 برس کی شب بیداری کی اور یہ رجب کی 27 تاریخ ہے۔"** (شُعَبُ الْاِیمان ج۳ص۳۷۴حدیث۳۸۱۱)

عنقریب ماہِ شعبانُ المعظم کی آمد ہونے والی ہے،اس ماہِ مبارک کے روزوں کے بھی بہت زیادہ فضائل ہیں،چنانچہ سرکارِ مدینہ، سلطانِ باقرینہ، قرارِ قلب وسینہ، فیض گنجینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا

www.dawateislami.net

فرمانِ عظمت نشان ہے ، ''(رَمضان کے بعد)سب سے افضل شَعبان کے روزے ہیں، تعظیمِ رَمضان کیلئے ۔'' (شُعَبُ الایمان، ج3، ص377، حدیث3819)

اُمّ المُومِنین حضرتِ سَیِّدَتُنا عائِشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا سے رِوایَت ہے ''حُضورِ انور ،شافعِ مَحشر ، مدینے کے تاجور ، بِاذنِ ربِّ اکبر ، غیبوں سے باخبر ، محبوبِ داوَر صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پُورے شَعبان کے روزے رکھا کرتے تھے۔'' فرماتی ہیں: میں نے عرض کی، ''یارَسُولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! کیاسب مہینوں میں آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے نزدیک زیادہ پسندیدہ شَعبان کے روزے رکھنا ہے ؟'' تو شفیعِ روزِ شُمار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اللہ عَزَّوَجَلَّ اِس سال مرنے والی ہر جان کولکھ دیتاہے اور مجھے یہ پسند ہے کہ میر اوَقتِ رُخصت آئے اور میں روزہ دار ہوں۔''

(مُسندِ ابویعلٰی، ج۴، ص277، حدیث4890)

اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں معراج کے دولہا، مکی مدنی مصطفی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے صَدقے کل کا نفل روزہ رکھنے، شعبان اور پھر ماہِ رمضان کے سارے روزے رکھنے کی توفیق عطا فرمائے، کاش! ہم پورے ماہِ رمضان کا یا آخری عشرے کا اعتکاف کرنے میں کامیاب ہو جائیں، کاش! اچھی اچھی نیتوں کے ساتھ خوب خوب مدنی عطیات جمع کرنے کی توفیق مل جائے۔ امین بجاہ النبی الامین صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کو اِختتام کی طرف لاتے ہوئے سنّت کی فضیلت اور چند سُنّتیں اور آداب بَیان کرنے کی سَعادَت حاصِل کرتا ہوں۔ مُصطَفٰے جانِ رحمت، شمعِ بزمِ ہدایت صَلَّی اللہُ

www.dawateislami.net

تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سنّت سے مَحبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔[1]

کاش ! نیکی کی دعوت میں دوں جا بجا سنّتیں عام کرتا رہوں جا بجا

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۵۰۲)

عمامہ باندھنے کی سُنّتیں اور آداب

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یقیناً نبیِ کریم، رؤف رحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سنّتوں پر پابندی سے عمل کرنے سے ہم اپنی زندگی کے اخلاقی، روحانی اور معاشی بلکہ ہر معاملے میں بلند و بالا مقام حاصل کر سکتے ہیں کیونکہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی پیاری پیاری سنّتیں، آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا اندازِ زندگی تمام مسلمانوں کے لئے نجات و بخشش کا سبب ہے۔ انہی پیاری سُنّتوں میں سے ایک سنت عمامہ شریف باندھنا بھی ہے، جی ہاں! ہمارے پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بہت ہی پیاری سنّت ہے۔ آیئے عمامے شریف کی چند سنّتیں و آداب سننے کی سعادت حاصل کرتے ہیں۔ چنانچہ ❀ حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: عمامے عرب کے تاج ہیں تو عمامہ باندھو تمہاری بُردباری (قوتِ برداشت) میں اضافہ ہو گا اور جو عمامہ باندھے اسے ہر پیچ کے بدلے ایک نیکی عطا ہو گی اور جب (دوبارہ پہننے کے ارادے سے) اتارے تو ہر پیچ کھولنے پر ایک گناہ مٹا دیا جائے۔[2]
❀ عمامہ شریف باندھنا سننِ زوائد (یعنی سنّتِ غیر مؤکدہ) میں سے ہے اور سننِ زوائد کا حکم مستحب والا ہوتا ہے۔ لہٰذا عمامہ باندھنے والا ثواب کا حقدار ہے اور نہ باندھے تو گناہگار نہیں۔ البتہ عُشّاق کے لئے

---

1 . . . مشكاة المصابيح، كتاب الايمان، باب الاعتصام بالكتاب والسنة، ۱/۹۷، حديث: ۱۷۵

2 . . . كنز العمال، كتاب المعيشة . . . الخ، فرع في العمائم، الجز: ۱۵، ۸/۱۳۳، حديث: ۴۱۱۳۸

www.dawateislami.net

اتنا ہی کافی ہے کہ یہ ہمارے پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سنّتِ مبارک ہے۔[1] ❀ عمامہ میں سنّت یہ ہے کہ ڈھائی گز سے کم نہ ہو، نہ چھ گز سے زیادہ اور اس کی بندش گنبد نما ہو۔[2] عمامے کی چوڑائی نصف ہاتھ تک ہونی چاہیے یا اس سے کچھ کم یا زیادہ، اس کی بیشی میں کوئی حرج نہیں۔[3]
❀ عمامہ باندھنے میں دیگر سنّتوں کا بھی اِلتِزام کیا جائے جیسے سیدھی جانب سے شروع کرنا، بسم اللہ پڑھنا، لباس کی دعا پڑھنا نیز عمامہ کی متعلقہ سنّتوں مثلاً شملہ چھوڑنا اور سات ہاتھ یا اس کے برابر ہونا۔ ❀ مسجد میں ہوں یا گھر میں ہر جگہ عمامہ شریف کھڑے ہو کر باندھنا چاہیے، بلا عذرِ شرعی بیٹھ کر عمامہ نہیں باندھنا چاہیے کیونکہ عمامہ بیٹھ کر باندھنے میں نقصان ہی نقصان ہے۔ چنانچہ حدیث میں ہے: جس نے بیٹھ کر عمامہ باندھا یا کھڑے ہو کر شلوار پہنی تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اسے ایسی مصیبت میں مبتلا فرما دے گا جس کی کوئی دوا نہیں۔[4] ❀ سرکار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم فرماتے ہیں میری اُمت ہمیشہ فِطرت پر رہے گی جب تک وہ ٹوپیوں پر عمامے باندھیں گے۔[5]

اگر سُنّتیں سیکھنے کا ہے جذبہ تم آجاؤ دے گا سِکھا مَدَنی ماحول
تُو داڑھی بڑھا لے عمامہ سجا لے نہیں ہے یہ ہرگز بُرا مَدَنی ماحول

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۶۴۶)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

---

1 . . . عمامہ کے فضائل، ص۴۹

2 . . . فتاوٰی رضویہ، ۲۲/۱۸۶

3 . . . کشف الالتباس . . . الخ، ذکر عمامه، ص ۳۸

4 . . . کشف الالتباس . . . الخ، ذکر شمله، ص ۳۹

5 . . . کنز العمال، کتاب المعیشة . . . الخ، فرع فی العمائم، الجز: ۱۵، ۸/۱۳۳، حدیث: ۴۱۱۴۰

www.dawateislami.net

(اجتماعِ معراج کے اعلانات)

27رجب المرجّب 1438ھ24اپریل2017

امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ کا رسالہ **"سیاہ فام غلام"** مکتبۃُ المدینہ سے شائع ہوا ہے، اس رسالے میں کیا ہے؟ آیئے! سنئے! (۞) سراپا نور کی روشنی (۞) سرکار کی بشریت کا انکار کرنا کیسا؟ (۞) روشنی بخش چہرہ (۞) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو قوتِ حافظہ کیسے عطا ہوئی؟ (۞) فوت شدہ مدنی مُنّوں کے زندہ ہونے کا ایمان افروز واقعہ (۞) مُردہ بکری کیسے زندہ ہوگئی؟ (۞) علمِ مصطفٰے پر اعتراض میں ہلاکت ہے (۞) گستاخ کو زمین نے کیوں قبول نہ کیا؟ (۞) ہاتھ ملانے کی سنتیں و آداب۔۔۔اس کے علاوہ مزید معلومات حاصل کرنے کیلئے **"امیرِ اہلسنّت** کا رسالہ **"سیاہ فام غلام"** کا خود بھی مطالعہ کیجئے اور اپنے مرحومین کے ایصال ثواب اور نیکی کی دعوت عام کرنے کی نیت سے گھر گھر، دکان دکان یہ رسالہ تقسیم کیجئے۔ بڑا سائز (12) روپے چھوٹا سائز (7) روپے ہدیۃً

رسالہ:40 **فرامینِ مصطفٰے** صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم: اس کتاب سے آپ جان سکیں گے! (۞) قُربِ مصطفٰے صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ سلم پانے کا طریقہ (۞) کثرتِ دورود شریف کی تعریف (۞) رحمتوں کی برسات (۞) مسجد میں ہنسنا کیسا؟ (۞) علم حاصل کرنا فرض ہے (۞) سیکھنے سیکھانے کیلئے سفر کرنا بزرگوں کی سنت ہے (۞) سچی توبہ کسے کہتے ہیں؟ 20روپے ہدیہ

کتاب: سیرتِ رسولِ عربی صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم: اس کتاب میں (۞) حضور صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے خُلقِ عظیم کا بیان (۞) حضور صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے معجزات کا بیان (۞) قرآنِ کریم کی فصاحت و بلاغت کی مثالیں (۞) حضور صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی ازواجِ مطہرات اور اولاد مبارکہ کا بیان (۞) امت پر حضور صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم کے حقوق کا بیان وغیرہ 315روپے ہدیۃً

کتاب "فیضانِ معراج "اس کتاب کے مطالعے کی برکت سے آپ جان سکیں گے! (۞) واقعۂ معراج کا ایمان افروز بیان (۞) 50 سے 5 نمازیں ہونے کا واقعہ (۞) گُناہوں سے نجات پانے کا نُسخہ (۞) شبِ معراج کے مشاہدات (۞) واقعۂ معراج سے ملنے والے انمول مدنی پھول (45) روپے ہدیہ۔۔

www.dawateislami.net